سلسلہ مطبوعات
31

بسم اللہ الرحمن الرحیم

غیر مقلدین کے عقائد

از قلم

مولانا محمد انصر باجوہ مدظلہ
شعبہ تحقیق و تصنیف
اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ راولپنڈی

اتحاد اہل سنۃ والجماعۃ پاکستان

اعوذ باالله من الشیطن الرجیم؁

ان الله لا یغفر ان یشرک به و یغفر ما دون ذالک لمن یشاء (القرآن)

بے شک اللہ نہیں بخشتا جو اس کا شریک کرے اور بخشتا ہے

اس سے نیچے کے گناہ جس کے چاہے۔

غیر مقلدین

نام نہاد اھلحدیثوں کے

عقائد

ازقلم:۔ مولانا محمد انصر باجوہ صاحب حفظہ اللہ

استاد شعبہ تحقیق تصنیف اتحاد اہلسنت والجماعت پاکستان

ناشر: اتحاد اھل السنۃ والجماعۃ پاکستان

87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا

فون نمبر 048-3881487 موبائل نمبر 0307-8156847

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ملنے کے پتے

مکتبہ اہلسنت والجماعت چک نمبر 87 جنوبی، لاہور روڈ، سرگودھا

048-3881487

جامع مسجد صدیق اکبرؓ چونترہ کالونی نئی آبادی نمبر 2 گرجا روڈ، راولپنڈی

0321-3603766

0300-7251496

مکتبہ الفاروق المدد پلازہ نزد چوہڑ چوک، راولپنڈی

0321-5036205

قیمت = /50 روپے

تقریظ

فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی ابوسلمان صاحب دامت برکاتہم

دارالافتاء جامعہ اسلامیہ صدر، راولپنڈی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ تعالیٰ نے دنیا آباد کی اور لوگوں کی ہدایت کے لیے انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ جاری فرمایا مصلح اور ہادی آتے رہے حتیٰ کہ داعی اعظم محمد ﷺ تشریف لائے انہوں نے دین کی محنت فرما کر انتقال فرمایا ان کے انتقال کے بعد جب صحابہ رضی اللہ عنہم سے مسئلہ پوچھا جاتا تو وہ قرآن اور پھر سنت سے جواب دیتے تھے اور جب ان میں مسئلہ نہ پاتے تو اجتہاد کرتے جیسا کہ، ابوداؤد کی حضرت معاذ رضی اللہ عنہ والی روایت اس پر شاہد و عدل ہے۔ حدیث:۔ کیف تقضی اذا عرض لک قضاء قال اقضی بکتاب اللہ قال فان لم تجد فی کتاب اللہ قال فبسنة رسول اللہ ﷺ قال فان لم تجد فی سنة رسول اللہ ولا فی کتاب اللہ قال اجتھد برائی ولا آلو فضرب رسول اللہ ﷺ صدرہ فقال الحمد للہ الذی وفق رسول رسول اللہ لما یرضی رسول اللہ ﷺ .

(ابوداؤد جلد دوم ص ۱۵۰ باب اجتہاد الرای فی القضاء)

ترجمہ:۔ اے معاذؓ جب تمہارے سامنے کوئی معاملہ اور مقدمہ پیش ہو تو کس چیز کے ساتھ فیصلہ کرو گے؟ تو آپ نے عرض کیا اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ساتھ اس پر آپ نے فرمایا اگر تم اس معاملہ کا حل کتاب اللہ میں نہ پاؤ تو؟ آپؓ نے عرض کیا اللہ کے رسول کی سنت کے ساتھ آپ نے فرمایا اگر ان دونوں میں اس معاملہ کا حل نہ پاؤ تو؟ آپؓ نے عرض کیا کہ اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اس پر آپ نے فرمایا سب تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس نے اپنے رسول ﷺ کے رسول کو اس بات کی توفیق دی کہ جس سے وہ خوش ہوتا ہے اور اسی کو پسند کرتا ہے۔

۱۔ یہ روایت مسند احمد، ابن عدی، طبرانی، بیہقی، تلخیص الحبیر اور صحاح ستہ کی دو کتب ابوداؤد اور ترمذی

میں موجود ہے۔

۲۔ خطیب بغدادیؒ نے اس کو متصل عبادہ بن نسی سے اور انہوں نے عبدالرحمٰن بن غنم اور انہوں نے معاذؓ سے روایت کیا ہے اور راویوں کے قوی اور ثقہ ہونے کے اعتبار سے یہ روایت صحیح ہے۔

۳۔ ابن القیم اعلام الموقعین میں فرماتے ہیں کہ جب گروہ کے گروہوں نے اس کو روایت کیا (اور تمام فقہاء نے اس سے دلیل پکڑی) تو اس کی صحت اور مشہور روایت ہونے میں شبہ نہیں ہے (۱۔۷۳)

۴۔ امام الحرمین نے اس روایت کی توثیق کی ہے" کمافی العمدہ"

۵۔ ابن القیمؒ فرماتے ہیں کہ معاذؓ کے ساتھی تو علم وعمل کے اعتبار سے معروف ہیں لہٰذا ان کی جہالت مضر نہیں ہے (۱۔۷۳)

۶۔ حارث بن عمرو مجہول نہیں بلکہ حافظ ابن حجرؒ نے تہذیب میں اس کے بارے میں ابن عدی سے نقل کیا ہے کہ یہ راوی اس روایت سے معروف ہے اور ابن حبانؒ نے اس کو ثقات میں ذکر کیا ہے (ج ۲۔ص ۱۵۲) یہی وجہ ہے کہ اجتہاد میں اختلاف ہوتا ہے تو صحابہ کے اجتہادی مسائل میں بھی آپس میں اختلاف ہے۔ جن کیلئے ابوداؤد اور ترمذی کا مطالعہ بہتر ہے۔ صحاح اور باقی احادیث کی کتابوں میں صحابہ کرامؓ کے سترہ ہزار فتاویٰ موجود ہیں جو انہوں نے دیئے ہیں اکثر کے ساتھ قرآن وسنت کی دلیل نہیں ہے اور ایسے مفتی صحابہؓ ایک سو انچاس ہیں (حجۃ اللہ البالغہ۔ اعلام الموقعین) اور باقی دیگر صحابہ اور تابعین ان ہی کے فتاویٰ پر چلتے تھے اور یہ ہی تقلید ہے۔ ائمہ اربعہؒ نے اجتہاد کے اصول وفروع مدون فرمائے قرآن وسنت کو دیکھا اور بعض ائمہ نے بعض صحابہ اور بعض ائمہ نے بعض صحابہ کے اقوال کو لیکر فقہ کے اصول وضوابط مدون کیے ہیں اور ہم ان ہی کے پیچھے چلتے ہیں صرف دو مسائل میں جہاں ظاہری اور فروعی اختلاف ہے۔ مثلاً

نمبر۱:۔ جیسے رفع یدین ہے یا نہیں۔ آمین اونچی یا آہستہ آواز سے، خون سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں اب یہاں دونوں طرف روایات ہیں۔ (ابوداؤد اور ترمذی کے ابواب دیکھیں)

اب یہاں پر ہم ایک امام کی ترجیح کی طرف چلے جاتے ہیں دو کی تو مان نہیں سکتے خون سے وضو کریں یا نہ کریں۔ نمبر۲:۔ جو مسائل قرآن وحدیث میں صراحتاً نہیں ہیں۔ جیسے 100 بھینسوں میں کتنی زکوٰۃ ہے

کیا شیر ببر حرام ہے۔نماز میں کتنے فرائض واجبات ہیں۔ (اسکی واضح صراحت نہیں ہے)

اب ہم اصل بات کی طرف آتے ہیں کہ ہمارے غیر مقلد حضرات تقریروں اور تحریروں میں فرماتے ہیں کہ قرآن وحدیث کو مانو اور باقی چیزوں کو چھوڑو لیکن جب مناظرہ ہوتا ہے یا ان پر سوالات کیے جاتے ہیں تو پھر یہ اجماع اور قیاس کو بھی مان جاتے ہیں تو آج کل یہ حضرات فرماتے ہیں کہ حنفیوں دیوبندیوں کے عقائد ٹھیک نہیں۔

حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑویؒ آج سے پندرہ بیس سال پہلے فرمایا کرتے تھے کہ ایک زمانہ آنے والا ہے جس میں یہ آمین اور رفع یدین والے مسائل پر ہار جائیں گے تو پھر یہ کہیں گے۔کہ آپ کے عقائد ٹھیک نہیں۔

غیر مقلد حضرات اور عوام الناس سے التماس ہے کہ ہماری عقائد کی کتابوں میں کوئی کوتاہی نہیں دکھا سکتے ہمارے اکابر کی جو اصلاحی کتابیں ہیں ان سے عبارات نقل کرتے ہیں اور عنوان باندھتے ہیں کہ ان کا عقیدہ یہ ہے۔

اگرچہ وہ کشف وکرامات شطحیات ہوتے ہیں۔شطحہ اسکو کہتے ہیں کہ وہ بات شدت محبت سے نکلے اگرچہ ظاہراً قرآن وسنت کے خلاف ہو اس میں کسی بزرگ کی اتباع جائز نہیں۔اس کی مثال جیسے حدیث شریف کا مفہوم ہے۔کہ کسی آدمی سے جنگل میں سواری مع اسباب گم ہو جائے اور آدمی مرنے کے لیے اپنے آپ کو تیار کر لے اور وہ اچانک مل جائے تو آدمی فرط محبت میں کہے۔اے اللہ! میں تیرا رب ہوں تو میرا بندہ۔

(صحیح مسلم جلد ۲ ص ۳۵۵)

غیر مقلد حضرات کہتے ہیں کہ ہم مقلدوں کے ساتھ عقیدے پر بات کرتے ہیں کیونکہ ان کے عقیدے ٹھیک نہیں۔ہم ان پر سوال کر کے کہتے ہیں۔کہ عقیدے کی تفصیل بتاؤ قرآن وحدیث کے اعتبار سے اور شریعت کا خلاصہ کتنی چیزیں ہیں۔ہم تو کہتے ہیں کہ پانچ چیزیں ہیں عقائد، عبادات، کاروبار، اخلاق اور سیاست وخلافت۔آپ کے نزدیک شریعت کا خلاصہ کتنی چیزیں ہیں۔بات قرآن وحدیث سے کریں۔ایک تو آپکی مصیبت یہ ہے کہ ہماری تقلید کی تمام باتوں پر آپ دن رات چلتے رہتے ہیں اور آپکو پتہ نہیں۔مثلاً امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ کو تو فرض کہتے ہیں لیکن نماز کے اور فرائض نہیں سنا سکتے؟ سجدہ سہو کا کہتے ہیں لیکن مقامات نہیں بتا سکتے کہ کتنی جگہ پر سجدہ سہو کرنا ہے رفع یدین کو سنت کہتے ہیں لیکن نماز میں اور سنتیں نہیں بتا سکتے؟ ہم تو کہتے ہیں کہ نماز میں ۱۳ فرائض، ۱۴ واجبات، ۱۸ مفسدات، ۲۲ سنتیں اور ۵۴ مستحبات ہیں۔تم نے صرف

یہ نعرہ لگانا ہے کہ امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ فرض ہے لیکن جب ہم دوسرے فرائض کا پوچھتے ہیں تو آپ یا تو جواب دیتے ہیں کہ ہم فرض کو مانتے ہی نہیں ہم کہتے ہیں کہ اگر تم فرض کو مانتے نہیں تو سورۃ فاتحہ کو فرض کیوں کہتے جب ہم تم سے دیگر فرائض کا پوچھتے ہیں تو آپ کہتے ہیں کہ قرآن وحدیث میں ہیں ہی نہیں۔تم نے لوگوں کو پورا تو دین نہیں سمجھایا اور کبھی کہتے ہو کہ حضورﷺ کی طرح نماز پڑھو جس طرح حضورﷺ نے پڑھی ہے تو عام آدمی سمجھ جاتا ہے کہ آپ کا سمجھانا ناقص ہے کامل نہیں۔

اور جب آپ نے ہمارے بارے میں یہ کہا کہ ان کے عقائد ٹھیک نہیں تو ہم نے بھی آپکے سامنے آپکا آئینہ پیش کردیا کہ آپکے عقائد کتنے خراب ہیں؟ فما هو جوابكم فهو جوابنا. وان تعودوا نعد لیکن اس سے پہلے ایک اہم اعلان

نمبر۱:۔کہ آپ اگر مثلاً کہیں کہ یہ ہمارے علماء نہیں جبکہ آپکے بڑے بڑے علماء نے تو ان کی تعریف کی ہے۔

نمبر۲:۔ وحید الزمان صاحب کا ترجمہ ہر غیر مقلد کے گھر میں موجود ہے اب تمام غیر مقلدین حضرات سے گزارش ہے کہ آپکے دس بڑے بڑے علماء کے دستخطوں کے ساتھ یہ بات منظر عام پر آجائے رسائل میں بھی اور غزوہ اخبار میں بھی کہ نواب صدیق حسن خان اور وحید الزمان صاحب ہمارے علماء نہیں۔ان کی کتابیں پڑھنا حرام ہے اور اسی طرح کے اپنے اور غیر مستند علماء کی بھی فہرست پیش کریں آپکی بڑی مہربانی ہوگی۔

اب آپ کے عقائد کا یہ ایک اجمالی خاکہ پیش خدمت ہے ملاحظہ فرمائیں۔

تقریظ

خطیب اہلسنت والجماعت فاضل نوجوان حضرت مولانا محمد شفیق الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم

نائب امیر اتحاد اہلسنت والجماعت پنجاب

مدرس دارالعلوم فاروقیہ، دھمیال کیمپ، راولپنڈی

خطیب مرکزی جامع مسجد صدیق اکبرؓ گرجا روڈ، راولپنڈی

"آنحضرت ﷺ کا فرمان جسکا مفہوم یہ ہے کہ قرب قیامت میں فتنے اتنی شدت کے ساتھ آئیں گے جیسا کہ تسبیح کا دھاگہ ٹوٹ جانے سے دانے گرا کرتے ہیں گویا یہ کیفیت ہوگی کہ انسان صبح مسلمان ہوگا شام کو کافر شام مسلمان ہوگا صبح کافر۔ اگر ان فرمان مبارکہ پر ہم غور کریں تو انداز بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ یقیناً ایسے ہی زمانے میں ہم جی رہے ہیں۔ ہر آئے دن نت نئے فتنے گلی کوچوں میں برساتی مینڈکوں کی طرح نکل کر دعوت گمراہی دیتے اور مسلمانوں کے ایمان وعقیدے کو خراب کرنے کے درپے نظر آتے ہیں۔ اور اس پر ستم یہ کہ بغل میں چھری اور منہ سے رام رام کا مصداق یہ ملحدین اپنے گمراہ کن نظریات وعقائد کو قرآن وحدیث کے بارے میں پیش کرتے ہیں۔ تاکہ آسانی سے سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کیا جاسکے۔

انہیں گمراہ فتنوں میں سے انگریز کا لگایا ہوا ایک خودساختہ پودا فتنہ غیر مقلدین (نام نہاد اہلحدیث) نامی فرقہ بھی ہے جو "لباسِ خضری میں راہزن" کا کردار ادا کرتے ہوئے امت کو سلف صالحین اور ائمہ مجتہدین سے بدظن اور اکابرین واساطین ملت کی تکفیر کے مشن پر عمل پیرا ہے۔ تاکہ امت کے اتحاد ویکجہتی کو پارہ پارہ کرکے انگریز کی سازشوں کو پروان چڑھا سکے آئے دن علمائے حقہ پر کیچڑ اچھالنا اور اُن فرشتہ صفت شخصیات پر کفر کے فتوے لگانا ان مدعیان قرآن وحدیث کا وطیرہ بن چکا ہے۔ مگر ان کا اصل روپ اور چہرہ کیا ہے۔۔۔؟ اور اس طبقے کے اپنے گمراہ کن نظریات وعقائد کیا ہیں؟ فاضل مؤلف، مناظر اسلام مولانا محمد انصر باجوہ حفظہ اللہ نے زیر نظر رسالہ میں نہایت اختصار کیساتھ اور جامع انداز میں ان کور چشموں کو آئینہ دکھانے کی کوشش کی ہے اور یہ دعوت دی ہے کہ

اتنی نہ بڑھا پاکئی داماں کی حکایت
دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

دعا ہے کہ اس کاوش کو ذات باری مسلمانوں کے لیے نافع اور گمراہوں کے لیے ہدایت کا ذریعہ بنائے۔ آمین

ابتدائیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد اللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ النبی الکریم و علی آلہ و اصحابہ اجمعین امابعد.

برادران اہلسنت والجماعت! یہ بات تو اظہر من الشمس ہے کہ فرقہ غیر مقلدین کا ظہور برصغیر میں انگریز دور کی ایک یادگار ہے۔ اس سے قبل اسلامی بارہ صدیوں میں پوری دنیا میں کہیں بھی اس فرقے کا نام ونشان نہیں پایا جاتا تھا۔ جس کا ثبوت اصل کتابوں کے حوالہ سے آخر میں بغیر تبصرہ کے فوٹو دے دیا ہے۔ قارئین خود غور فرمائیں۔ چنانچہ ہمارے بار بار مطالبہ پر کہ اپنی تاریخ ثابت کرو ان بیچاروں پر مرگ کی سی کیفیت طاری ہے۔ اور یہ لوگ زہر کا پیالہ تو پی لیں گے لیکن اپنی تاریخ ثابت کرنے کیلئے میدان میں نہیں آئیں گے۔ چنانچہ ان لوگوں نے اپنے ظہور پذیر ہونے کے بعد ابتداء تو اہلسنت والجماعت سے رفع الیدین، قراءت خلف الامام، آمین، ٹانگیں چوڑی کرنا وغیرہ مسائل میں اختلاف کیا جس کا الحمد للہ احناف نے مثبت انداز سے بھرپور جواب دیا۔

لیکن ابھی چند سالوں سے یہ لوگ ان مسائل پر مسلسل ذلت آمیز شکستوں کے بعد اہلسنت والجماعت کے کشف اور کرامات کے واقعات کو عقائد کا نام دے کر عوام کو دھوکہ دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ علماء دیوبند کے یہ عقائد ہیں۔ جس کا واضح ثبوت مشہور غیر مقلد مسٹر طالب الرحمٰن کی کتاب دیوبندیت تاریخ وعقائد اور آیئے عقیدہ سیکھئے وغیرہ ہیں۔ اس لیے ہم نے بطور نمونہ کے غیر مقلدین کے چند عقائد اور کشف وکرامات حتی الوسع انکی اصل کتب کے عکس کے ساتھ لکھی ہیں تاکہ کسی غیر مقلد کو انکار کی گنجائش نہ ہو۔ اگر ضرورت محسوس ہوئی تو انشاءاللہ مزید بھی لکھیں گے۔ محمد انصر باجوہ

عقیدہ نمبر ۱: (اللہ کیلئے مکان اور جگہ کو متعین کرنا)

غیر مقلدین کے مجدد نواب صدیق حسن خان صاحب لکھتے ہیں:

خدا عرش پر بیٹھا ہے اور عرش اس کا مکان ہے اور دونوں قدم اپنے کرسی پر رکھے ہیں اور کرسی اس کے قدم رکھنے کی جگہ ہے اور ذات خدا کی جہت فوق اور طرف علو میں ہے اور اسکو فوقیت جہت کی ہے اور وہ عرش پر رہتا ہے اور اترتا ہے ہر شب کو طرف آسمان دنیا کے اور اس کیلئے داہنا بائیاں ہاتھ اور قدم اور ہتھیلی اور انگلیاں اور دو آنکھیں اور منہ اور پنڈلی وغیرہ سب چیزیں بلا کیف ثابت ہیں اور جو آیتیں اس بارے میں ہیں سب محکمات ہیں آیات متشابہات نہیں۔

(رسالہ الاحتواء علی مسئلہ الاستواء مصنفہ نواب صدیق حسین خان مطبوعہ گلشن اودھ لکھنو)

نواب صاحب کا تعارف: غیر مقلدین کے شیخ الاسلام ثناء اللہ امرتسری صاحب ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں: سوال: مولانا نذیر حسین، شاہ اسماعیل شہید نواب صدیق حسن خان حنفی تھے؟ کیا یہ حق ہے؟ جواب تینوں صاحب پکے اہلحدیث تھے۔۔۔اور نواب صاحب مرحوم کی بے شمار کتابیں رد تقلید میں موجود ہیں۔ (فتاویٰ ثنائیہ ج ۱ ص ۲۷۲ مطبوعہ مکتبہ ثنائیہ بلاک ۱۹ سرگودھا)

۲۔ خصوصی نمبر ماہنامہ الاعتصام میں لکھا ہے: فرقہ ناجیہ اہل حدیث کے دوسر خیل میاں نذیر حسین اور نواب صاحب (الاعتصام: اشاعت خاص ص ۲۵۴، ۲۵۵ بیاد محمد حنیف بھوجیانوی)

۳۔ غیر مقلدین کے علامہ پیر بدیع الدین شاہ صاحب نواب صاحب کا تذکرہ کرتے ہوئے یوں لکھتے ہیں: نواب معلیٰ القاب مرجع العلماء وعمدۃ الکملاء ومنبع الفیوض الرحمانیہ ناشر السنت نبویہ، المحدث، الفقیہ، العلامہ السید صدیق حسن بن علی الحسینی البخاری القنوجی، البوفالی، المتوفی ۱۳۰۷ھ کی شہرہ آفاق ہستی نے ہر فن میں کتابیں لکھیں۔ ان کتابوں کا ذکر کرتے ہوئے ان کی عقائد سے متعلقہ کتاب الاحتواء

علی مسئلۃ الاستواء کا بھی ذکر کیا ہے۔ (ہدایۃ المستفید ج ۱ ص ۹۴ مطبوعہ انصار السنۃ المحمدیہ لاہور)

۴۔ مشہور غیر مقلد عالم مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی صاحب لکھتے ہیں شیخ شیخنا حضور پر نور نواب صدیق حسن خان صاحب (تاریخ اہلحدیث ص ۴۳۲ مطبوعہ مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور)

اور مشہور غیر مقلد عالم وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں ولہ تعالیٰ وجہ وعین وید و کف وقبضۃ واصابع و ساعد و ذراع وصدر و جنب و حقو و قدم و رجل وساق و کنف کما تلیق بذاته المقدسة. (ہدیۃ المہدی ص ۹ مطبوعہ شوکت الاسلام بنگلور)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ کا چہرہ اور آنکھ اور ہاتھ اور ہتھیلی اور مٹھی اور انگلیاں اور کلائی اور بازو اور سینہ اور پہلو اور کمر اور پاؤں اور ٹانگ اور پنڈلی اور سایہ اس کی شان کے مطابق یہ سب چیزیں ہیں۔

نوٹ:۔ اللہ تعالیٰ کے متعلق یہ تمام عقائد مجسمہ اور مشبہہ جیسے گمراہ فرقوں کے تھے لیکن اب وہی فرقے ایک نئے نام اہلحدیث کے ساتھ ظہور پذیر ہوئے ہیں۔

عقیدہ نمبر ۲: (اللہ تعالیٰ ہر شکل میں ظاہر ہو سکتا ہے)

غیر مقلدین کے علامہ وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں:

و يظهر في اى صورة شاء.

اللہ تعالیٰ جس صورت میں چاہے ظاہر ہو سکتا ہے۔ (ہدیۃ المہدی ص ۷،۹)

یعنی جس طرح عیسائی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نعوذ باللہ عیسیٰ علیہ السلام کی شکل میں ظاہر ہوا اور ہندو کہتے ہیں کہ خنزیر اور کرشن اور رام چندر کی شکل میں ظاہر ہوا۔ سامری کہتا تھا کہ بچھڑے کی شکل میں ظاہر ہوا۔ غیر مقلدین کے نزدیک یہ سب عقیدے درست ہوئے۔

نوٹ: مذکورہ عقیدہ غیر مقلدین کی ریڑھ کی ہڈی اور ان کے مذہب کے علامہ صاحب کا ہے جس کا ترمذی کے علاوہ صحاح ستہ اور موطا مالک وغیرہ کا ترجمہ ہر نام نہاد اہلحدیث بھائی کے گھر میں ہوتا ہے اور ان کی علمی خدمات کو جماعت اہل حدیث کی ترقی کا ذریعہ خود غیر مقلدین نے اپنی کتابوں میں تسلیم کیا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ جماعت اہل حدیث کی تصنیفی خدمات مصنف مولانا محمد مستقیم سلفی بنارسی

۲۔ ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات مصنف مولانا ابو یحییٰ امام خان نوشہروی۔

۳۔ حال ہی میں اکتوبر 2003ء میں شائع ہونے والی کتاب 40 علماء اہل حدیث مصنف عبدالرشید عراقی میں دسویں نمبر پر وحید الزمان کا تذکرہ کیا ہے اور ان کی تمام کتب نزل الابرار اور ہدیۃ المہدی وغیرہ بھی ذکر کی ہیں۔

۴۔ پیر بدیع الدین شاہ راشدی نے ہدیۃ المستفید ص ۹۵ ج ۱ پر بھی وحید الزمان کو عالم باعمل فقیہ وقت محب السنت لکھ کر ان کی ایک عقیدہ کی کتاب کا ذکر بھی کیا ہے اور چودھویں صدی کے غیر مقلد علماء کے ساتھ اس کا ذکر کیا ہے۔

۵۔ مشہور غیر مقلد عالم مولانا عبد الرحمٰن فریوائی صاحب لکھتے ہیں: آپ (وحید الزمان) ہندوستان کے چوٹی کے علماء اور میاں نذیر حسین کے مشہور تلامذہ میں سے تھے۔ آپ کی پوری زندگی سنت نبویہ کی اشاعت میں کام آئی۔ (جہود مخلصہ ص ۱۴۰ بحوالہ کچھ دیر غیر مقلدین کے ساتھ ص ۲۰۰)

نیز اسی کتاب ہدیۃ المہدی کے پہلے صفحہ پر وحید الزمان صاحب نے لکھا ہے کہ اس کتاب میں کتاب وسنت کے دلائل ہیں جو کہ اہل حدیث کے عقائد پر مشتمل ہیں اور صفحہ ۳ پر لکھا ہے کہ میں نے اس کتاب کا نام ہدیۃ المہدی اس لئے رکھا ہے تاکہ امام مہدی کیلئے یہ ہدیہ ہو۔

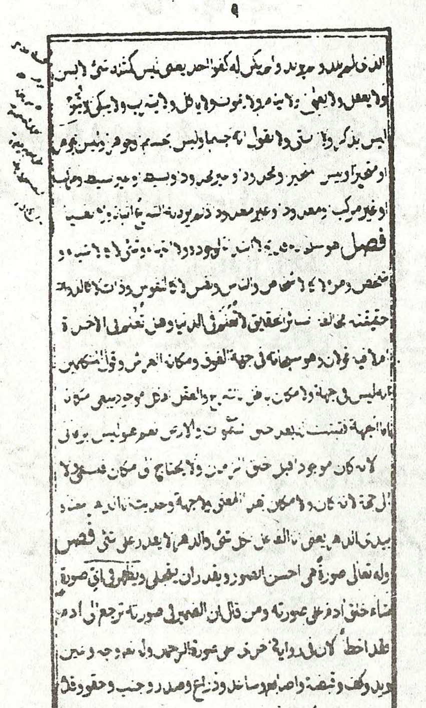

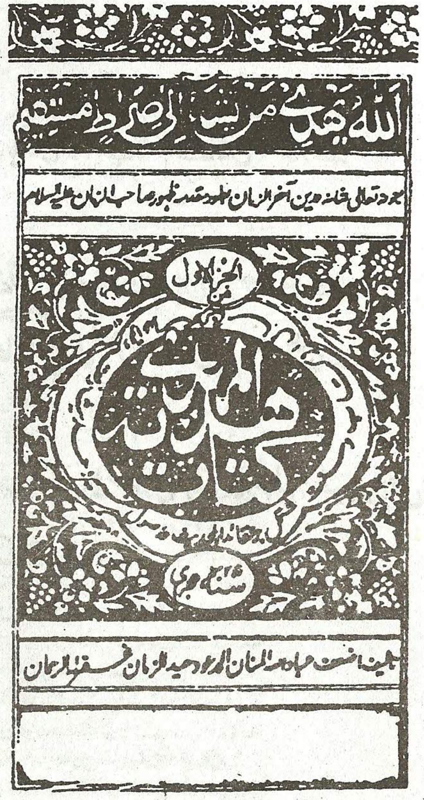

عقیدہ نمبر۳: (مذاق اور ٹھٹھہ کرنا اللہ کی صفت ہے) معاذ اللہ

وحیدالزمان صاحب لکھتے ہیں:

ومن الصفات الفعلية الحادثة ..... الاستهزاء و السخريه و المكر والخداع و الكيد۔ (ہدیۃ المہدی ص ۷)

ترجمہ:۔ اور اللہ تعالٰی کے صفات فعلیہ حادثہ میں سے مذاق اور ٹھٹھہ کرنا اور مکر کرنا اور دھوکہ دینا، داؤ لگانا ہیں۔ نعوذ باللہ ایسی گھٹیا چیزوں کو اللہ کی صفات قرار دیا ہے اور یہ عقیدہ غیر مقلدین کے اسی بزرگ کا ہے جس کا تعارف عقیدہ نمبر۲ میں گزر چکا ہے۔

عقیدہ نمبر ٤:۔ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سب باتیں اور سب کام اچھے نہیں) معاذ اللہ

مشہور غیر مقلد ابو عبداللہ قصوری صاحب لکھتے ہیں:

سب افعال اور اقوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریعی اور محمود نہیں ہیں اور عصمت مطلقہ آپ کے واسطے ثابت نہیں ہیں ورنہ صحابہ آپ کی بعض خطاؤں پر اعتراض نہ کرتے۔

(تحقیق الکلام فی مسئلۃ البیعۃ والالہام ص ۴۴، ۴۵ مصنفہ ابو عبداللہ قصوری عرف غلام علی، مطبوعہ ریاض ہند پریس امرتسر بحوالہ غیر مقلدین کے متعلق عرب وعجم کے فتوے)

۲۴

وسوسہ شیطانی میں نہ پھنسائے ظاہر ہو کہ وسوسہ امور شر میں شیطان کی طرف سے ہوتا ہے ... رحمن کی جانب سے ہوتا ہے جیسا کہ علماء نے بیان کیا ہے ... سب افعال اقوال آنحضرت صلعم کے تشریعی اور محمود نہیں ہیں اور عصمت مطلقہ آپ کے واسطے ثابت نہیں ہے ورنہ صحابہ آپ کی بعض ...

[illegible]

عقیدہ نمبر ۵:۔ (نبی ﷺ کی رائے کوئی معتبر نہیں) نعوذ باللہ تعالیٰ

غیر مقلدین کے مشہور عالم محمد جوناگڑھی صاحب لکھتے ہیں:

سنیے جناب! بزرگوں کی مجتہدوں اور اماموں کی رائے، قیاس اجتہاد و استنباط اور ان کے اقوال تو کہاں؟ شریعت اسلام میں تو خود پیغمبر ﷺ بھی اپنی طرف سے بغیر وحی کے کچھ فرمائیں تو وہ حجت نہیں۔ (طریق محمدی ص ۵۷ مطبوعہ لاہور) آگے لکھتے ہیں: تعجب ہے کہ جس دین میں نبی کی رائے حجت نہ ہو اس دین والے ایک امتی کی رائے کو اصل اور حجت سمجھنے لگیں۔ طریق محمدی ص ۵۷)

نوٹ:۔ یہ محمد جوناگڑھی صاحب وہ شخص ہیں جن کے ترجمہ کو غیر مقلدین نمائندہ ترجمے کے طور پر متعارف کراتے ہیں۔

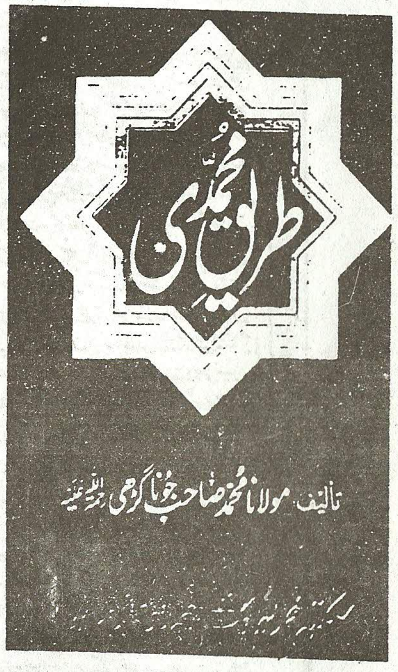

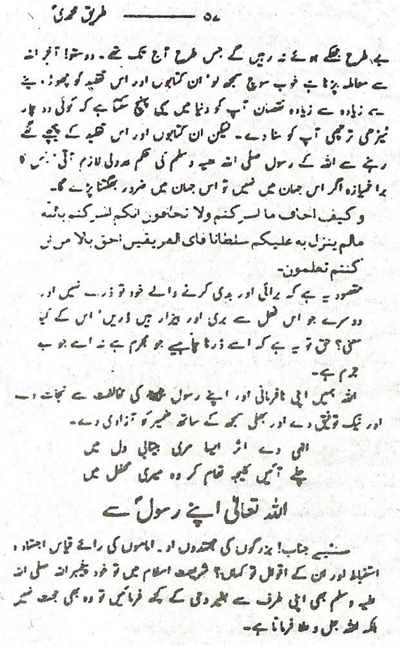

طریق محمدی ——— ۵۷

بے طرح جھکے ہوئے نہ رہیں گے جس طرح آج تک تھے۔ دوستو! آخر اللہ سے معاملہ پڑتا ہے خوب سوچ سمجھ لو ان کتابوں اور اس تقلید کو چھوڑو، بڑے سے زیادہ سے زیادہ نقصان آپ کو دنیا میں یہی پہنچ سکتا ہے کہ کوئی دو چار ٹیڑھی ترچھی آپ کو سنا دے۔ لیکن ان کتابوں اور اس تقلید کے پیچھے لگے رہنے سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حکم عدولی لازم آتی ہے جس کا برا خمیازہ اگر اس جہان میں نہیں تو اس جہان میں ضرور بھگتنا پڑے گا۔

وکیف اخاف ما اشرکتم ولا تخافون انکم اشرکتم باللہ مالم ینزل بہ علیکم سلطانا فای الفریقین احق بالامن ان کنتم تعلمون۔

مقصود یہ ہے کہ برائی اور بدی کرنے والے خود تو ڈرتے نہیں اور دوسرے جو اس فعل سے بری اور بیزار ہیں ڈریں' اس کے کیا معنی؟ حق تو یہ ہے کہ اسے ڈرنا چاہیے جو مجرم ہے نہ اسے جو بے جرم ہے۔

اللہ ہمیں اپنی نافرمانی اور اپنے رسول ﷺ کی مخالفت سے نجات دے اور نیک توفیق دے اور بھلی سمجھ کے ساتھ ضمیر کو آزادی دے۔

الٰہی دے اثر ایسا مری جاں باز دل میں
چلے آئیں کھنچ تمام کر وہ میری محفل میں

اللہ تعالیٰ اپنے رسولؐ سے

سنیے جناب! بزرگوں کی مجتہدوں اور اماموں کی رائے قیاس اجتہاد و استنباط اور ان کے اقوال تو کہاں؟ شریعت اسلام میں تو خود پیغمبر اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی طرف سے بغیر وحی کے کچھ فرمائیں تو وہ بھی حجت نہیں بلکہ اللہ جل وعلا فرماتا ہے۔

عقیدہ نمبر ۶:۔ (انبیاء علیہم السلام معصوم نہیں) نعوذ باللہ

غیر مقلد عالم حسین خان صاحب لکھتے ہیں:

انبیاء علیہم السلام سے احکام دینی میں بھول چوک ہو سکتی ہے۔

(رد تقلید بکتاب المجید ص ۱۳ مؤلفہ مولانا حسین خان مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی بحوالہ جامع الشواہد ص ۱۴)

اس کا عکس ص ۵۱، ملاحظہ فرمائیں۔ اس کتاب پر مولوی نزیر حسین دہلوی اور جناب شریف حسین دہلوی وغیرہ اکابر غیر مقلدین کی مہریں اور دستخط بھی ہیں۔

عقیدہ نمبر ۷:۔ (بارہ امام اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا معصوم ہیں)

مشہور غیر مقلد عالم مُلا معین ٹھٹھوی سندھی صاحب لکھتے ہیں:

بارہ امام اور حضرت فاطمۃ الزہرا معصوم ہیں۔ یعنی ان سے خطاء کا ہونا محال ہے نیز عصمت آنحضرت ﷺ کی عقلی ہے اور عصمت امام مہدی کی نقل سے ثابت ہے۔ (دراسات اللبیت ص ۲۲۹، ۲۳۹ مطبوعہ لاہور)

عقیدہ نمبر ۸:۔ (غیر مقلدین کے انبیاء میں رام چندر اور لچھمن بھی ہیں)

غیر مقلدین کے علامہ وحید الزماں صاحب لکھتے ہیں:

ولهذا ماينبغي لنا ان نجحد نبوة الانبياء الآخرين الذين لم يز كرهم الله سبحانه فى كتابه وعرفه بالتواتر بين قوم ولو كفار انهم كانو انبياء صلحاء كرامچندر ولچهمن و كشن جى بين الهنود وزراتشت بين الفرس و كنفسيوس و بدها بين اهل الصين و جاپان ، وسقراط وفيثا غورس بين اهل اليونان بل يجب علينا ان نقول آمنا بجميع انبيائه ورسله لانفرق بين احد منهم و نحن له مسلمون۔

(ھدیۃ المھدی ص ۸۵ ج ا مطبوعہ شوکۃ الاسلام بنگلور)

ترجمہ:۔ ہمارے لئے جائز نہیں کہ ہم دیگر انبیاء کی نبوت کا انکار کریں جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن میں نہیں کیا اور کافروں میں تواتر کے ساتھ وہ معروف ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ نیک انبیاء تھے جیسے رام چندر، لچھمن، کرشن جی جو ہندوؤں میں ہے اور زراتشت جو فارسیوں میں ہیں اور کنفیوس اور مہاتما بدھ جو چین اور جاپان میں ہے اور سقراط اور فیثا غورس جو یونان میں ہیں ہم پر واجب ہے کہ ہم یوں کہیں ہم ان تمام انبیاء ورسل پر ایمان لائے اور ان میں سے کسی ایک میں بھی فرق نہیں کرتے۔ اور ہم ان سب کے فرمان بردار ہیں۔

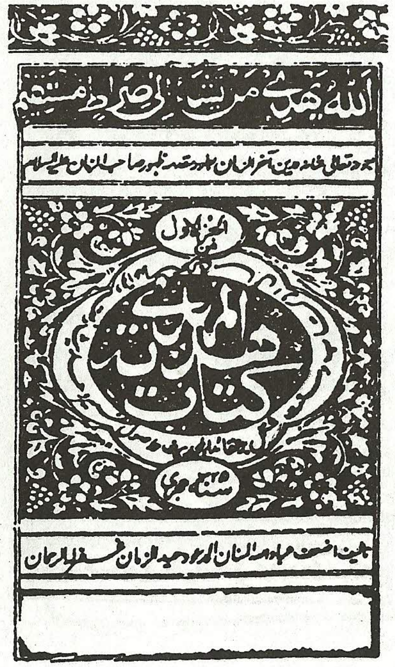

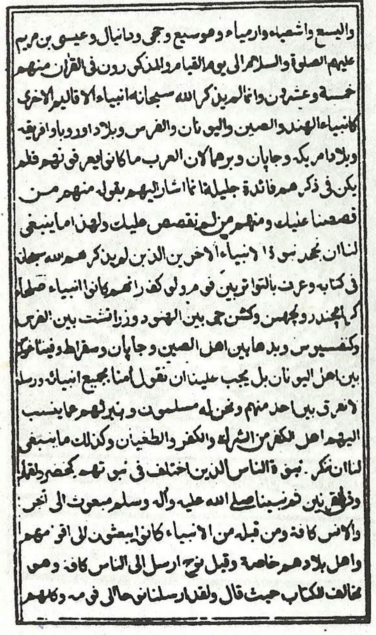

٨٥

والیسع واشعیاہ وارمیاہ وموسیع وحجی ودانیال وعیسی بن مریم علیهم الصلوة والسلام الی یوم القیام والمذکورون فی القرآن منهم خمسة وعشرون وانما الذین ذکر الله سبحانه انبیاء الاقالیم الاخری کانبیاء الهند والصین والیونان والفرس وبلاد اوروبا وافریقه وبلاد امریکه وجاپان وبرما لان العرب ما کانوا یعرفونهم فلم یکن فی ذکرهم فائدة جلیلة انما اشار الیهم بقوله منهم من قصصنا علیک ومنهم من لم نقصص علیک ولهذا ماینبغی لنا ان نجحد نبوة الانبیاء الآخرین الذین لم یذکرهم الله سبحانه فی کتابه وعرف بالتواتر بین قوم ولو کفار انهم کانوا انبیاء صلحاء کرامچندر ولچهمن وکشن جی بین الهنود وزراتشت بین الفرس وکنفسیوس وبدها بین اهل الصین وجاپان وسقراط وفیثاغورس بین اهل الیونان بل یجب علینا ان نقول آمنا بجمیع انبیائه ورسله لانفرق بین احد منهم ونحن له مسلمون ونبرئهم عما ینسب الیهم اهل الکفر من الشرک والکفر والطغیان وکذلک ماینبغی لنا ان ننکر نبوة الناس الذین اختلف فی نبوتهم کخضر ولقمان وذوالقرنین ثم نبینا صلی الله علیه وآله وسلم مبعوث الی الجن والانس کافة ومن قبله من الانبیاء کانوا یبعثون الی قومهم واهل بلادهم خاصة وقیل نوح ارسل الی الناس کافة وهو مخالف الکتاب حیث قال ولقد ارسلنا نوحا الی قومه وکلهم

عقیدہ نمبر ۹:۔ (نبی اور ولی بیک وقت زمین و آسمان کی تمام باتیں سن سکتا ہے)

وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں:

اما لوظن احد بان سماع النبی اوسماع علی او سماع احد من الاولیاء اوسع من سماع عامة الناس بحیث یشمل سائر اقطار الا قلیم اوسائر اقطار الارض فهذا لایکون شرکا.

(ھدیۃ المهدی ص ۲۵)

ترجمہ:۔ اگر کوئی یہ عقیدہ رکھے کہ نبی ﷺ یا حضرت علیؓ یا کوئی اور اولیاء اللہ میں سے عام لوگوں سے زیادہ سن سکتا ہے حتی کہ تمام دنیا اور زمین کے کناروں دور ونزدیک سے سن لیتے ہیں تو یہ شرک نہیں۔

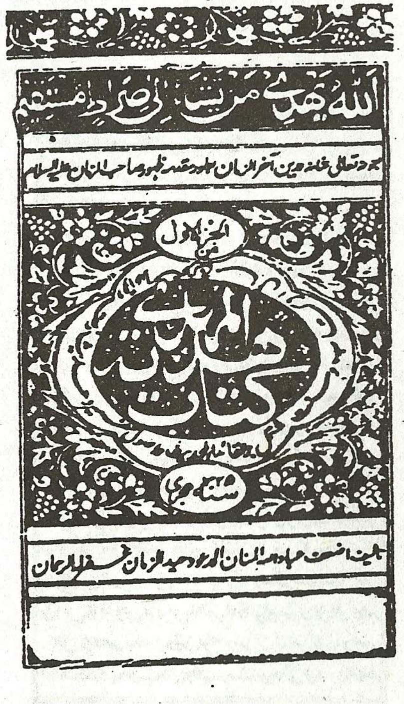

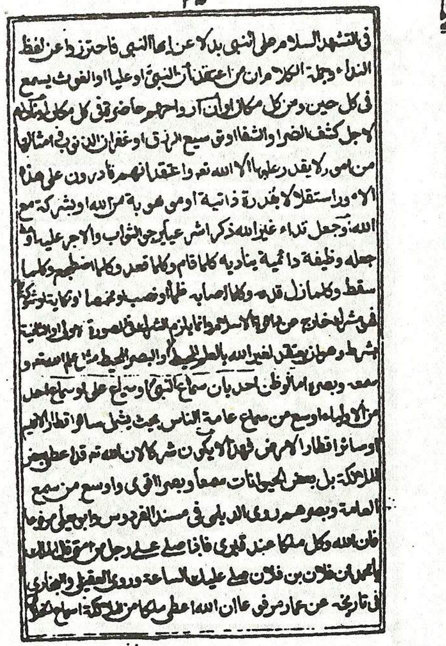
۲۵

فی التشهد السلام علی النبی بدلا عن ایها النبی فاحترزوا عن لفظ النداء وجملة الکلام ان من اعتقد ان النبی او علیا او الغوث یسمع فی کل حین ومن کل مکان اولهن ار واحهم حاضرة فی کل مکان لاجل کشف الضر والشفا وتوسیع الرزق وغفران الذنوب فی امثالها من امور لایقدر علیها الا الله نعم واعتقد انهم قادرون علی هذا الامور استقلالا بقدرة ذاتیة اوموهوبة من الله وشرکة مع الله وجعل نداء غیر الله ذکرا اشرعیا یرجو الثواب والاجر علیها وجعله وظیفة دائمیة ینادیه کلما قام وکلما قعد وکلما اضطجع وکلما سقط وکلما نزل قلبه وکلما اصابه ظلما ونصب او غما ونکایة او شکوی فهو شرک یخرج من دائرة الاسلام وانما یلزم الشرک علی الصورة الاولی والثانیة اشرط وهوان یعتقد لغیر الله بالعلم المحیط والبصر المحیط مثل علم الله وسمعه وبصره اما لوظن احد بان سماع النبی وسماع علی او سماع احد من الاولیاء اوسع من سماع عامة الناس بحیث یشمل سائر اقطار الاقلیم اوسائر اقطار الارض فهذا لایکون شرکا لان الله تعالی قد اعطی بعض الملائکة بل بعض الحیوانات سمعا وبصرا اقوی واوسع من سمع العامة وبصرهم روی الدیلمی فی مسند الفردوس وابن یعلی مرفوعا ان الله وکل ملکا عند قبری فاذا صلی علی رجل من امتی قال الملک یا محمد ان فلان بن فلان صلی علیک الساعة وروی العقیلی والبخاری فی تاریخه عن عمار مرفوعا ان الله اعطی ملکا من الملائکة اسماع الخلائق

عقیدہ نمبر ۱۰:۔ (یارسول اللہ، یاعلی، یاغوث کہنا صحیح ہے)

وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں: وبهذا ظهر ان ماتقوله العامة یارسول الله اویا علی او یا غوث فمجرد النداء لا نحکم بشرکهم.

(ھدیۃ المهدی ص ۲۴)

ترجمہ:۔ اس سے یہ بات ظاہر ہوگئی کہ عام لوگ جو یارسول اللہ اور یا علی یا یاغوث پکارتے ہیں تو محض پکارنے سے ہم شرک کا حکم نہیں لگائیں گے۔

نوٹ:۔ آج کل چونکہ غیر مقلدین محض اس طرح پکارنے کو شرک کہتے ہیں۔ اس لیے ان کے علماء کا عقیدہ آج کل کے اس فتوے کے لحاظ سے شرکیہ ہوگا۔

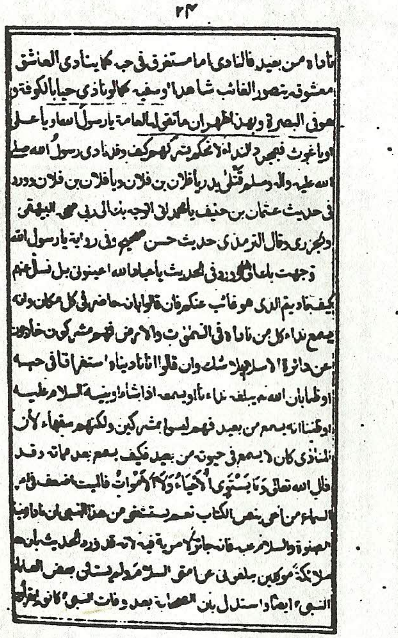
۲۴

ناداه من بعید فالنادی اما مستغرق فی حبه کما ینادی العاشق معشوقه یتصور الغائب شاهدا وصفیه کما لو نادی حبابا الکوفة وفی البصرة وبهذا ظهر ان ماتقوله العامة یارسول الله او یا علی او یا غوث فمجرد النداء لا نحکم بشرکهم کیف وقد نادی رسول الله صلی الله علیه واله وسلم قتلی بدر یا فلان بن فلان ویا فلان بن فلان وورد فی حدیث عثمان بن حنیف یا محمد انی اتوجه بک الی ربی اخرجه البیهقی والجزری وقال الترمذی حدیث حسن صحیح وفی روایة یارسول الله وجهت بک وورد فی الحدیث یا عباد الله اعینونی بل نسلم انهم یکفرونهم الذی هو غائب عنکم فان قالوا انه حاضر فی کل مکان وانه یسمع نداء کل من ناداه فی السموات والارض فهو شرک یکون خارجا عن دائرة الاسلام بلا شک وان قالوا انا نادیناه استغراقا فی حبه او علما بان الله تم یبلغه نداءنا او یسمعه اذا شاء او بینه السلام علیه او ظننا انه یسمع من بعید فهم لیسوا بمشرکین ولکنهم سفهاء لان المنادی کان لا یسمع فی حیوته من بعید فکیف یسمع بعد مماته وقد قال الله تعالی وما یستوی الاحیاء ولا الاموات فالیت شعری من ای نص الکتاب نعم یستثنی من هذا النبی ان ناداه بالصلوة والسلام علیه فانه جائز لا مریة فیه لانه قد ورد الحدیث بان لله ملائکة موکلین یبلغونی عن امتی السلام ولم یستدل بعض العلماء النبی ایضا واستدل بان الصحابة بعد وفات النبی کانوا یقولون

عقیدہ نمبر ۱۱:۔ (نبی کریم ﷺ ہر جگہ حاظر وناظر ہیں)

غیر مقلدین کے مجدد نواب صدیق حسن خان صاحب لکھتے ہیں:

نبی کریم ﷺ ہر آن اور ہر حال میں مومنین کے مرکز نگاہ اور عابدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں۔ خصوصاً عبادت کی حالت میں کیونکہ اس حالت میں انکشاف اور نورانیت زیادہ قوی اور شدید ہوتی ہے۔ بعض عارفین کا قول ہے کہ تشہد میں ایها النبی کا یہ خطاب ممکنات اور موجودات کی ذات میں حقیقت محمدیہ کے سرایت کرنے کے اعتبار سے ہے۔ چنانچہ حضور اکرم ﷺ نماز پڑھنے والوں کی ذات میں موجود اور حاضر ہوتے ہیں اس لئے نماز پڑھنے والے کو چاہیے کہ اس بات کا خصوصیت کے ساتھ خیال رکھے اور آپ ﷺ کی اس حاضری سے غافل نہ ہو۔ تاکہ قرب و معیت کے انوارات اور معرفت کے اسرار حاصل کرنے میں کامیاب رہے۔ (مسک الختام فی شرح بلوغ المرام ۲۵۹،۲۶۰)

نوٹ:۔ مذکورہ حاضر ناظر کا عقیدہ رکھنے والے مذہب اہلحدیث کے بانی اور قابل قدر شخصیت ہیں جن کا تعارف عقیدہ نمبر ایک میں ملاحظہ فرمائیں۔

عقیدہ نمبر ۱۲:۔ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا نہیں ہوئے) نعوذ باللہ

مشہور غیر مقلد عالم عنایت اللہ اثری صاحب لکھتے ہیں:

عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ تو اپنا شوہر اور اس کا باپ بتا رہی ہے اور باپ بیٹا بھی دونوں اسے تسلیم فرما رہے ہیں۔ مگر صدیوں بعد لوگوں نے انہیں بے پدر بتایا اور آپ کی والدہ کو بے شوہر بتایا کیا خوب ہے۔

(عیون زمزم فی میلاد عیسیٰ بن مریم ص ۴۰ مصنف عنایت اللہ اثری)

نوٹ: اس عقیدہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے والد ثابت کیا گیا ہے۔ حالانکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے قرآن یہی بتایا ہے۔

عقیدہ نمبر ۱۳:۔ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی پر چڑھا دیا گیا) نعوذ باللہ

غیر مقلدین کے مناظر ابوالکلیم اشرف سلیم صاحب لکھتے ہیں:

ہر نبی کو اللہ نے اس کی شان و مرتبہ کے مطابق معراج کرائی حضرت آدمؑ کو جنگل میں مقام توبہ پر معراج کرائی، حضرت نوحؑ کو جبل جودی کے مقام پر معراج کرائی حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں معراج کرائی، اسماعیلؑ کو چھری کے نیچے معراج کرائی اور حضرت عیسیٰؑ کو صلیب پر معراج کرائی۔

(میزان المعکلمین ص ۳۶ بحوالہ حدیث اور اہلحدیث ص ۳۸)

قارئین اندازہ کیجیے کہ سٹیجی اداکاری میں اشرف سلیم صاحب کس طرح ہر نبی کو معراج کرا رہے ہیں۔ حضرت عیسیٰؑ کے متعلق یہودیوں اور عیسائیوں کا عقیدہ تو ہے کہ وہ سولی پر لٹکا دیے گئے۔ لیکن مسلمان کہلانے والوں میں سوائے غیر مقلدین کے کسی کا بھی یہ عقیدہ نہیں۔ اور انہوں نے یہ عقیدہ یہودیوں اور عیسائیوں سے لیا ہے جیسا کہ انہوں نے اپنا نام اہلحدیث بھی ان سے ہی الاٹ کروایا تھا۔ اللہ تعالیٰ تو صاف فرماتے ہیں وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لھم (سورۃ النساء آیت نمبر ۱۵۷) ترجمہ: اور انہوں نے نہ تو ان کو قتل کیا اور نہ سولی پر چڑھایا لیکن وہی صورت بن گئی ان کے آگے۔

عقیدہ نمبر ۱۴:۔ (فوت شدگان سے مدد طلب کرنا)

غیر مقلدین کے بانی جناب نواب صدیق حسن خان صاحب کو جب کوئی مشکل پیش آتی تو اس طرح مدد مانگا کرتے تھے۔

قبلہ دین مددی، کعبہ ایماں مددی،
ابن قیم مددی، قاضی شوکاں مددی،

ترجمہ:۔ اے میرے دین کے قبلہ مدد کر، اے میرے ایمان کے کعبہ مدد کر
اے ابن قیم مدد کر، اے قاضی شوکانی مدد کر

(ھدیۃ المھدی ص ۲۳ ج ۱ مطبوعہ شوکۃ الاسلام بنگلور، نفح الطیب ص ۴۷، ۵۷)

یہ ابن قیمؒ اور قاضی شوکانی نواب صاحب سے دور بھی تھے اور فوت بھی ہو چکے تھے۔ لیکن پھر بھی ان سے مدد طلب کی جا رہی ہے۔

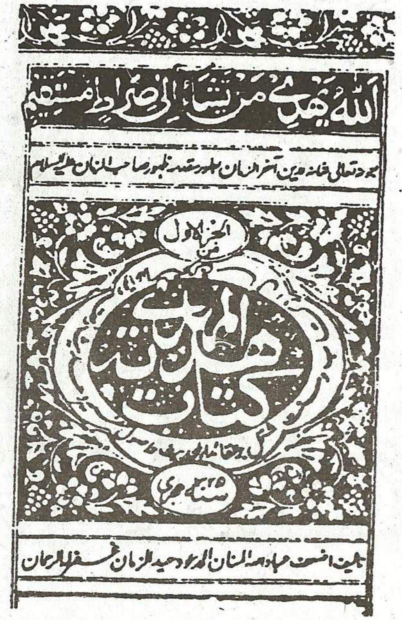

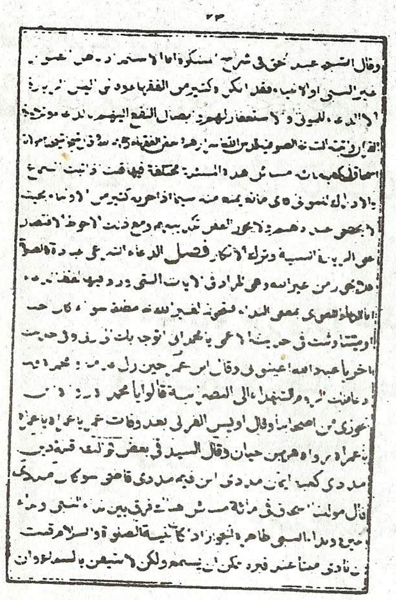
۲۳
وقال الشيخ عبد الحق في شرح مشكوة [illegible]
[illegible] الفقهاء [illegible]
[illegible] النفع اليهم [illegible]
[illegible] فصل الدعاء [illegible]
[illegible] قالوا يا محمد [illegible]
[illegible] وقال اويس القرني بعد وفات [illegible]
[illegible] وقال السيد في بعض [illegible]
مددي كعبه ايمان مددي ابن قيم مددي قاضي شوكان مددي
[illegible]

ایک دوسرے مقام پر لکھتے ہیں۔

زمرہ رائی درافتاد بارباب سنن: شیخ سنت مددے قاضی شوکاں مددے،

پشتہا خم شدہ از بارگران تقلید، سنت خیر بشر حضرت قرآن مددے،

گفت نواب غزل در صفت سنت تو: خواجہ دین صلہ قبلہ پاکاں مددے،

ترجمہ:۔ میری تمام آراء ارباب سنن کے سامنے گری پڑی ہیں۔ شیخ سنت مدد کرو شوکان کے قاضی مدد کرو تقلید کے بوجھ سے بہت لوگوں کی کمر خم ہوگئی ہے خیر البشر کی سنت اور حضرت قرآن ہماری مدد کرو۔

نواب نے آپکی سنت کی تعریف میں غزل کہی دین کے خواجہ اسکا صلہ دو، پاک لوگوں کے قبلہ مدد کرو۔

(نفح الطیب من ذکر المنزل والحبیب ص ۶۳، مصنفہ نواب صدیق حسن خان مطبوعہ اکبر آباد بحوالہ مجموعہ مقالات ج ۲ ص ۱۰۸)

نوٹ:۔ یہ مذکورہ اشعار غیر مقلدین کے بانی نواب صدیق حسن خان کے ہیں اور وہ غیر اللہ کو مشکل کشا سمجھ کر پکار رہے ہیں۔

عقیدہ نمبر ۱۵:۔ (نبی کریم ﷺ کی قبر پر مدد مانگنا)

غیر مقلدین کے بانی نواب صدیق حسن خان نبی پاک ﷺ سے مدد طلب کرتے ہوئے یہ شعر کہتے ہیں۔

یا سیدی یا عروتی و وسیلتی. ویا عدتی فی شدة ورخائی

قد جئت بابک ضار عامتضر عا. مُتَأَوِّهًا بتنفس الصعداء

مالی ورائک مستغاث فارحمن. یا رحمة للعالمین بکائی

(ھدیۃ المہدی حاشیہ ص ۲۰، ماثر صدیقی حصہ دوم ص ۳۰، ۳۱)

ترجمہ:۔ اے میرے آقا اے میرے سہارے اور اے میرے وسیلے اور اے خوشحالی و بدحالی میں میری متاع۔ میں روتا گڑگڑاتا اور ٹھنڈی آئیں بھرتا آپ کے در پہ آیا ہوں آپ کے علاوہ میرا کوئی فریاد رس نہیں۔ سوائے رحمۃ للعالمین میری گریہ وزاری پر رحم فرما۔

اللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم

کتاب ہدیۃ المہدی

نوٹ:۔ غیر اللہ کو پکارنے اور مدد طلب کرنے کے جواز پر وحید الزمان غیر مقلد نے نواب صدیق حسن خان غیر مقلد کے ایک قصیدہ سے ھدیۃ المھدی کے حاشیہ میں لکھا ہے۔

وقد استغاث صاحب جامع البیان فی اول تفسیرہ با لنبی فلو کان مطلق الا ستغا ثۃ لغیر اللہ شر کا لزم کون صاحب جامع البیان مشر کاً فکیف یعتمد علی تفسیر ہ مع ان اھل الحدیث کافۃ قد قبلو ا تفسیرہ.

ترجمہ:۔ کہ تفسیر جامع البیان کے مصنف نے بھی اپنی تفسیر کی ابتداء میں نبی کریم ﷺ سے مدد طلب کی ہے اگر غیر اللہ سے مطلقاً مدد طلب کرنا شرک ہے تو مصنف جامع البیان کا مشرک ہونا لازم آئے گا۔ تو پھر ان کی تفسیر پر کیسے اعتماد کیا جا سکے گا جبکہ تمام اہلحدیث ان کی تفسیر کو مانتے ہیں۔

(حاشیہ ہدیۃ المہدی ص ۲۰)

اور مشہور غیر مقلد عالم غلام رسول صاحب اپنے گھر سے نبی پاک ﷺ کو مخاطب کر کے شعر پڑھتے ہیں:

• کر مہریا حضرت نبی ﷺ منگاں تیرے دیدار میں
جو ہے محبوب ربانی نگاہ کر وچھوڑے سے جان آئی لباں پر
میرا دل چور کیتا درد تے غم ترحم یا نبی اللہ ترحم

(سوانح حیات مولوی غلام رسول ص ۱۶۱)

مولوی غلام رسول صاحب نبی ﷺ کو مخاطب کر کے کہہ رہے ہیں کہ اے محبوب ربانی میری طرف دیکھو آپ کی جدائی کی وجہ سے میری جان نکلنے والی ہے اور درد اور غم نے میرا دل چور کر دیا ہے اب آپ رحم کیجئے، رحم کیجئے۔

ائدہ: یاد رہے کہ وحید الزمان صاحب پکا اہلحدیث یعنی غیر مقلد ہے اور یہ کتاب ہدیۃ المہدی عقائد کی کتاب ہے جیسا کہ اس کتاب کے صفحہ 3 پر لکھا ہے۔

فالھمنی ربی ان اٴولف کتاباً جامعاً للعقائد والاصول کہ میرے رب نے مجھے الہام کیا کہ میں ایک ایسی کتاب لکھوں جس میں عقائد اور اصول ہوں۔ میں نے اس کا نام ہدیۃ المہدی اس لیے رکھا ہے تاکہ حضرت مہدی کیلئے یہ کتاب ہدیہ بنے۔

یاد رہے کہ اس کتاب میں تمام مسائل غیر مقلدین کے مذہب کے مطابق لکھے ہوئے ہیں چنانچہ ایک نظر ملاحظہ فرمائیں۔ ہدیۃ المہدی کے صفحہ 4 پر لکھا ہے کہ ہم اہل حدیثوں کے صرف دو اصول ہیں۔ اور ص 3 پر تمام مقلدین کو بدعتی کہا ہے اور ص 102 پر مجتہدین کے اقوال کو اونٹوں کی لید اور گدھوں کی لید سے تشبیہ دی ہے اور یہی صاحب اپنی دوسری کتاب کنز الحقائق من فقہ خیر الخلائق (جو کہ فقہ حنفی کی معتبر کتاب کنز الدقائق کے مقابلے میں لکھی گئی ہے) کے ص 20 پر چار رکعت نماز میں 10 جگہ نماز میں کندھوں تک رفع یدین کرنا اور جلسہ استراحت، اونچی آمین کہنا اور سینے پر ہاتھ باندھنے کو سنت لکھا ہے اور ص 18 پر اذان میں ترجیع اور اقامت میں ایتار کو مستحب لکھا ہے اور ص 15 پر پگڑی اور پتلی جرابوں پر مسح کو جائز اور ص 13 پر تیمم میں ایک ضرب چہرے اور ہاتھوں کیلئے اور ص 12 پر پانی میں وقوع نجاست سے تغیر احد الاوصاف نہ ہو تو وضو جائز لکھا ہے۔ اور ص 28 پر تین طلاق کے ایک ہونے کا قول اور ص 129 پر چھ اشیاء کے علاوہ ہر چیز میں سود کے جواز کا فتوی اور ص 51 پر عورت کے مسجد میں اعتکاف بیٹھنے کا جواز لکھا ہے اور یہ تمام کے تمام مسائل بانیان غیر مقلدین یعنی شمس العلماء شیخ الکل فی الکل میاں نذیر حسین دہلوی، نواب صدیق حسن خان، وحید الزمان صاحب سے لے کر آج کے غیر مقلدین تک متفق علیہا ہیں اور برصغیر میں ان حضرات سے قبل کوئی بھی شخص ان مسائل کو اختیار کرنے والا نہ تھا اور نہ ہی کوئی ان مسائل پر عمل کر کے اپنے آپ کو اہلحدیث کہلاتا تھا۔ اور آج بھی غیر مقلدین کے علاوہ برصغیر کا کوئی مسلمان ان مسائل کو نہیں مانتا ثابت ہوا کہ ہندوستان میں فرقہ غیر مقلدین کی داغ بیل ڈالنے والے یہی حضرات تھے لہذا آج کل کے بعض غیر مقلدین کا ان کو غیر مقلد نہ سمجھنا یہ ان کے ساتھ زیادتی

ہے جبکہ سنجیدہ اور احسان مند غیر مقلدین آج بھی اپنے ان محسنوں کو قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں کیونکہ یہی وہ ان کے اکابر تھے جن کی دن رات کی انتھک محنتوں سے غیر مقلدین کو اہلحدیث نام الاٹمنٹ ہوا اور ہندوستان میں ان کے بقول عمل بالحدیث کی ترویج ہوئی۔ لہٰذا غیر مقلدین اپنے ان اکابرین کے عقائد پر ٹھنڈے دل سے غور کریں اور اگر یہ آپ کے اکابر نہیں ہیں۔ تو پھر ان کو واضح طور پر کافر و مشرک و دجال و گمراہ اور گمراہ کنندہ لکھ دیں۔

میری تمام سنی مسلمانوں سے اپیل ہے کہ وہ غیر مقلدین کے ان عقائد کو اچھی طرح پڑھیں اور ان کے ظاہری توحید کے نعرے سے دھوکہ نہ کھائیں اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اس فتنہ سے محفوظ فرمائیں۔

آمین

عقیدہ نمبر ۱۶۔ (قبروں کا طواف اور سجدہ کرنا کوئی شرک نہیں)

وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں:

فلو فعل هذه الافعال التعظيمة مثل الطواف او التقبيل او القيام او الانحنا او الركوع او السجود عند قبر النبى او ولى وكان قصده التحية لصاحب القبر دون العبادة فيائم غير انه لا يصير مشركاً ولا كافراً۔ (ھدیۃ المہدی ص ۱۵)

ترجمہ: پس اگر یہ افعال تعظیمہ جیسے طواف کرنا یا بوسہ دینا یا قیام کرنا جھکنا یا رکوع کرنا یا سجدہ کرنا نبی کریم ﷺ یا کسی ولی کی قبر کے سامنے ہو۔ اور مقصد قبر والے کو سلام ہو عبادت نہ ہو تو شرک نہیں ہے ہاں صرف گنہگار ہو گا۔

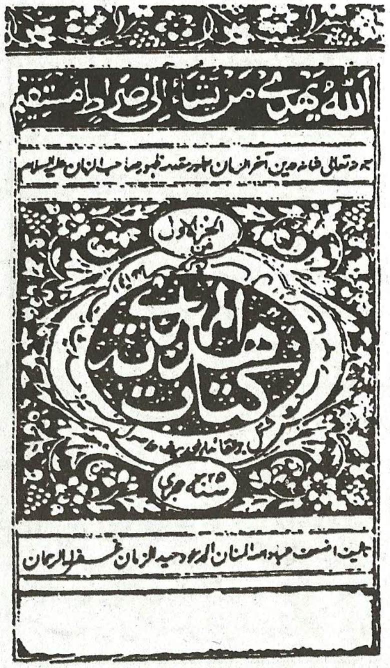
اللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم

الجزء الاول

کتاب هدیۃ المهدی

سنۃ ۱۳۲۵ ہجری

۱۵

فصل

عقیدہ نمبر ۱۷۔ (قبروں سے فیض حاصل کرنا)

نواب صدیق حسن صاحب قبروں سے فیوض پر اجماع ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

ودر مسئلہ انتفاع اولیاء از ارواح اولیاء وانبیاء بقدر مناسب حال بدون
تقلید برسوم وبدعات رجال واہل ضلال خود چنداں خلاف بیان
اہل علم نیست۔ (ماثر صدیقی ص ۱۲۸ ج ۴)

ترجمہ:۔ نواب صاحب کے فرزند علی حسن صاحب اس کا ترجمہ یوں کرتے ہیں۔

اس مسئلہ میں اور اس امر میں کہ ارباب صاحب دل واولیاء وانبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی ارواح مقدسہ سے بغیر رسوم اور بدعات کے پابندی کے جو اصل ضلالت کا شیوہ ہے اپنے مناسب حال فیض اٹھائیں تو اس میں علماء کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔

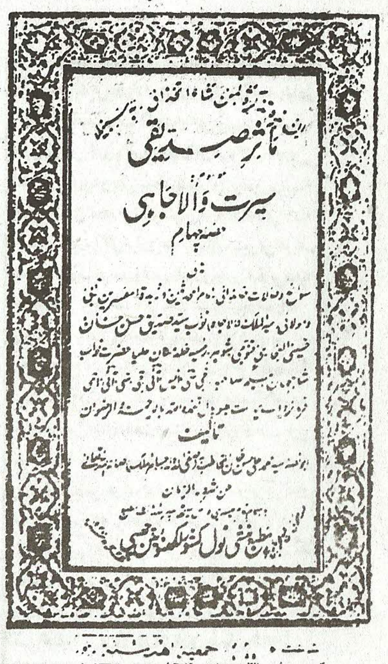
مآثر صدیقی
سیرت والاجاہی
حصہ چہارم

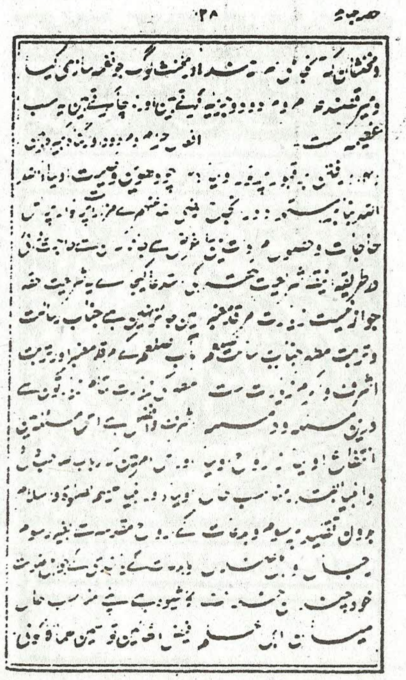

نوٹ:۔ الحمد للہ اہل السنت والجماعت احناف کی مسلسل پیش قدمی کی وجہ سے دنیائے غیر مقلدیت آج اپنے دو اصولوں (صرف قرآن وحدیث) سے کنارہ کش ہو کر چار اصولوں پر آگئی ہے اور یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ ہم بھی اہل سنت کی طرح چار اصول قرآن، سنت، اجماع، قیاس شرعی کو مانتے ہیں۔

آگیا ہے باتوں ہی باتوں میں ــ مان جائے گا دو چار ملاقاتوں میں

اگر چہ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا، اور مرتا کیا نہ کرتا یہ اجماع اور قیاس کو ماننے کا محض زبانی دعویٰ کرنا بھی کافی نہیں ہے۔ اور نہ ہی ان کو مفید ہے کیونکہ بیس رکعت تراویح پر اجماع امام نوویؒ نے کتاب الاذکار ص ۲۸۱ پر اور پتلی اونی سوتی جرابوں پر مسح نہ کرنے پر علامہ ابن نجیمؒ نے البحر الرائق ص ۱۸۲ ج ۱ پر اور اکٹھی تین طلاق کے تین ہونے پر علامہ ابن قیمؒ نے اغاثۃ اللہفان ص ۲۳۳ ج ۱ پر نقل کیا ہے۔ اور تقریباً ۴۴ مسائل ایسے ہیں جن پر امت مسلمہ کا اجماع ہے لیکن غیر مقلدین اس کے منکر ہیں۔ لہذا اگر اجماع کے ماننے کا آج یہ دعویٰ کرتے ہیں تو قبروں سے فیوض پر اس اتفاق کو بھی مان لیں۔ یہ شرک کیوں بن گیا ہے۔

نیز نواب صاحب اپنے والد کی قبر کے بارے میں لکھتے ہیں۔

لا یزال یری النور علی قبرہ الشریف والناس یتبرکون بہ۔

کہ آپ کی قبر شریف پر ہمیشہ نور رہتا ہے اور لوگ اس سے تبرک حاصل کرتے تھے

(التاج المکلل ص ۲۹۸ مطبوعہ مکتبہ دار السلام)

اور غیر مقلدین کے عالم وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں:

قلت بہذا یدفع الشبہۃ التی اوردہا القاصرون انہ
کیف یمکن استحصال الفیوض والبرکات و
برد القلب والانوار من ارواح الصلحاء بزیارۃ

قبورهم. (ہدیۃ المہدی ص ۶۳)

ترجمہ: میں کہتا ہوں اس سے وہ شبہ بھی دور ہو جاتا ہے جو بعض کم عقل حضرات کی طرف سے سامنے آتا ہے کہ صلحاء کی قبور کی زیارت کر کے ان کی روحوں سے فیوض اور برکات اور انوار کا حصول کیسے ممکن ہو

كتاب هدية المهدي
الجزء الاول

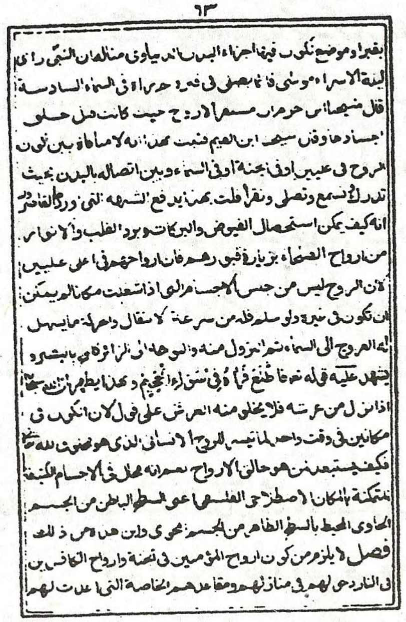

نوٹ:۔ وحید الزمان صاحب روحوں سے فیوض کے منکر کو بے وقوف کہہ رہے ہیں۔ اب غیر مقلدین سنجیدگی سے غور کریں کہ کہیں روحوں سے فیوض کے انکار کی وجہ سے وہ بے وقوف تو نہیں بن گئے۔

نوٹ:۔ یہ عقیدہ الزاماً اس لیے لکھا گیا ہے کہ موجودہ غیر مقلدین کے نزدیک قبروں سے فیض کا عقیدہ کفریہ اور شرکیہ ہے اس لئے ان کے مذہب کے مطابق ان کے بڑوں کا یہ عقیدہ کفریہ اور شرکیہ ہوگا۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

عقیدہ نمبر۱۸ (وحدت الوجود)

غیر مقلدین کے بانی نواب صدیق حسن اور رکن ثانی وحید الزمان صاحب کے فتاوٰی جات ملاحظہ فرمائیں:

نواب صدیق حسن خان فرماتے ہیں۔

کہ مسئلہ وحدت وجود و شہود جس سے مراد ہستی حق اور نیستی خلق ہے اور یہی اعتقاد اس مسئلہ کا روح الروح ہے۔ کہ میں مسئلہ وحدت وجود کو عقلی و نقلی دلائل سے ثابت کرتا لیکن مسئلہ یہ ہے کہ کوئی سمجھ نہیں سکے گا۔

آخر میں لکھتے ہیں وگرنہ اگر حقیقتاً دیکھا جائے تو اس میں کوئی مابہ النزاع بات نہیں ہے اور کل شیء ماخل اللہ باطل اس سے بڑھ کرنا دانی کیا ہوسکتی کہ آدمی ہر مرتبہ اور ہر حال میں احکام وجود کا منکر ہو اور ہمہ اوست کے معنی نعوذ باللہ شریعت سے آزاد ہونا سمجھے۔

(مآثر صدیقی ص ۴۰ حصہ چہارم مطبع منشی نول کشور لکھنو)

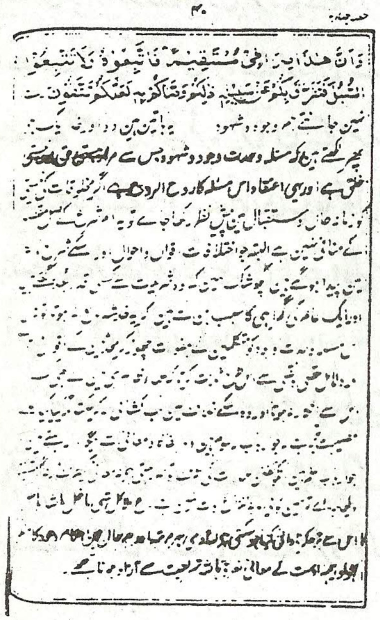

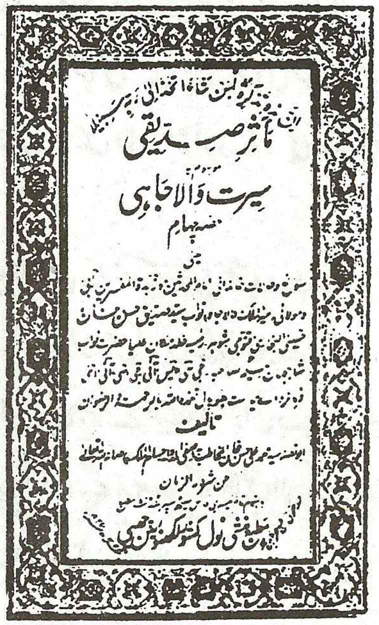
مآثر صدیقی
سیرت والا جاہی
حصہ چہارم

اس عبارت میں نواب صاحب نہ صرف وحدت وجود کا اقرار کر رہے ہیں بلکہ اس کا غلط مطلب لینے والے یعنی اسے حلول کہنے والے کو نادان اور بیوقوف بھی کہہ رہے ہیں اور وحید الزمان صاحب نے ہدیۃ المہدی ص ۵۱، ۵۱ میں وحدت الوجود کو بالکل برحق تسلیم کیا ہے اور ۵۱ پر لکھا ہے کہ اس مسئلہ کا موجد شیخ ابن عربی تو اصول اور فروع کے لحاظ سے اہلحدیث تھا۔ نیز شیخ ابن عربی کو غیر مقلدین کے شیخ الکل فی الکل میاں نذیر حسین دہلوی نے بھی خاتم الولایۃ المحمدیہ (محمد ﷺ کی ولایت ان ہی پر ختم ہے) جیسے معزز القاب سے نوازا ہے (الحیات بعد الممات ص ۱۲۳) اور نواب صدیق حسن صاحب شیخ ابن عربی کے بارے میں لکھتے ہیں۔

فجزاہ اللہ عنا وعن سائر المسلمین جزاء حسناً و افاض علینامن انوارہ، وکسانا من حلل اسرارہ، وسقانا من حمیا شرابہ وحشر نافی زمرۃ احبابہ، بجاہ سید اصفیاء خاتم انبیائہ. (التاج المکلل ص ۱۷۶ مطبوعہ مکتبہ دار السلام)

کہ اللہ ان کو جزاء دے ہماری طرف سے اور تمام مسلمانوں کی طرف سے بہترین جزاء اور ان کے انوارات سے ہمیں مستفیض فرمائے اور ان کے اسرار و باطن کا لباس ہمیں پہنائے انکی شراب علم کی حرارت سے ہمیں سیراب فرمائیں ان کے احباب کے زمرے میں ہمارا حشر فرمائے۔ نبی کریم ﷺ کے مرتبہ اور مقام کے وسیلہ سے ہماری یہ دعا قبول فرما۔

اس عبارت سے فوت شدہ کا وسیلہ بھی ثابت ہوگیا جو کہ غیر مقلدین کے نزدیک شرکیہ عقیدہ ہے۔

آپ ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کرو : ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

نوٹ:۔ غیر مقلدین وحدت وجود کو صوفیاء کی ایک اصطلاح کی بجائے عقیدہ کا عنوان دیتے ہیں اور پھر اس کو کفریہ اور شرکیہ عقیدہ کہتے ہیں۔ لہٰذا یہ لوگ غور کریں کہ ان کے مذہب کے مطابق ان کے بڑے اس عقیدے کے قائل ہونے کی وجہ سے کافر و مشرک تو نہیں ہوئے؟

عقیدہ نمبر ۱۹:۔ (حضرت مہدی کے زمانے میں رجعت ہوگی)

غیر مقلد عالم مُلا معین صاحب لکھتے ہیں:

من مات علی الحب الصادق لامام العصر المہدی علیہ السلام ولم یدرک اوانہ اذن اللہ سبحانہ ان یحییہ فیفوز فوزاً عظیماً فی حضورہ من بخورہ فی نورہ وھذہ رجعۃ فی عہدہ علیہ السلام.

(دراسات اللبیب فی الاسوۃ الحسنۃ بالحبیب ص ۲۵۱ مصنف ملا معین مطبوعہ کراچی)

ترجمہ:۔ کہ جو شخص حضرت امام مہدی علیہ السلام کی سچی محبت پر فوت ہوگیا اور وہ امام کا زمانہ نہ پا سکا تو اللہ تعالیٰ اجازت دیں گے یہ کہ (حضرت مہدی) اس کو زندہ کریں پھر وہ آپ کے حضور بڑی کامیابی پائے گا ان کے نور کی دھونی سے۔ اور یہ رجعت انکے زمانے میں ہوگی۔

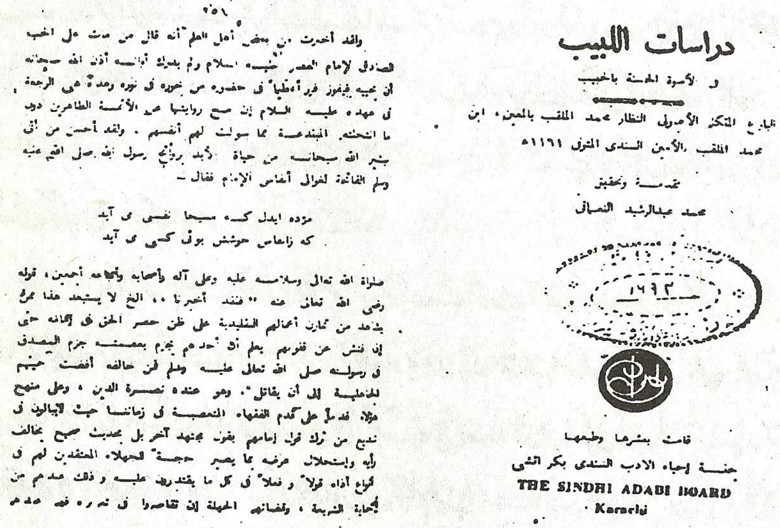
دراسات اللبیب
و الأسوة الحسنة بالحبیب
للعلامة البارع المتكلم الأصولي النظار محمد الملقب بالمعین، ابن محمد الملقب بالأمين السندي المتوفى ١١٦١ھ
تقدمة وتحقيق
محمد عبدالرشيد النعماني
١٦٩٣
قامت بنشرها وطبعها
جنة إحياء الادب السندي بكراتشي
THE SINDHI ADABI BOARD
Karachi

٢٥١
والله أخبرت من بعض أهل العلم أنه قال من مات على الحب الصادق لإمام العصر عليه السلام ولم يدرك أوانه أذن الله سبحانه أن يحييه فيفوز فوزاً عظيماً في حضوره من بخوره في نوره وهذه هي الرجعة في عهده عليه السلام إن صح روايتها عند الأئمة الطاهرين دون ما انتحلته المبتدعة مما سولت لهم أنفسهم. ولقد أحسن من أتى بشير الله سبحانه من حياة الأبد بروائح رسول الله صلى الله عليه وسلم النافخة لفوائح أنفاس الإمام فقال -

مژده ایدل کہ مسیحا نفسی می آید
که زانفاس خوشش بوی کسی می آید

صلواة الله تعالى وسلامه عليه وعلى آله وأصحابه وأتباعه أجمعين، قوله رضي الله تعالى عنه "فقد أخبرنا" الخ لا يستبعد هذا ممن يشاهد من تمادي أعمالهم التقليدية على ظن حصر الحق في أئمته حتى إن فتش عن قلوبهم يعلم أن أحدهم يجزم بعصمته جزم المصدق في رسوله صلى الله تعالى عليه وسلم فمن خالفه أفضت حميتهم الجاهلية إلى أن يقاتل، وهو عنده نصرة الدين، وعلى منهج هؤلاء قدماً على قدم الفقهاء المتعصبة في زماننا حيث لا يبالون في تبديع من ترك قول إمامهم بقول مجتهد آخر بل بحديث صحيح يخالف رأيه واستحلال عرضه بما يصير حجة الجهلاء المتقلدين لهم في أنواع أذاه قولاً و فعلاً في كل ما يقتدرون عليه و ذلك عندهم من إجابة الشريعة، وقضائهم الجهلة إن تقاصروا في نصره فهو عندهم

نوٹ:۔ یہ عقیدہ رجعت شیعوں کا عقیدہ ہے جو کہ باطل اور مردود ہے۔ لیکن غیر مقلدین کو بھی یہ عقیدہ پسند آگیا اس لیے انہوں نے بھی اختیار کرلیا ہے۔

عقیدہ نمبر ۲۰:۔ (شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ما کان وما یکون جانتے ہیں)

مشہور غیر مقلد عالم محمد یوسف جے پوری صاحب احناف مقلدین میں اولیاء اللہ کے نہ ہونے پر دلیل دیتے ہیں کہ:

''طبقات ابن رجب ص۴۰۲ ج۱ میں ہے کہ قیل للشیخ ہل کان الا ولیاء علی غیر اعتقاد احمد بن حنبل فقال ما کان ولا یکون.

ترجمہ:۔ حضرت پیران پیر سے پوچھا گیا حنبلی مذہب والوں کے سوا اور مذہب میں کچھ ولی ہوئے ہیں یا نہیں فرمایا کہ نہ تو ہوئے ہیں اور نہ ہی ہوں گے۔

(حقیقۃ الفقہ ص۱۸۳ مطبوعہ نعمان پبلشرز)

احناف کے ساتھ بغض وعناد میں ہوش ہی نہیں۔اور یہ قرآن وحدیث کے کھو کھلے دعوے کرنے والوں نے بجائے قرآن وحدیث پیش کرنے کے ایک متروک ومردود قول سے جہاں مسلمہ حقیقت کا انکار کر دیا ہے وہاں اللہ تعالیٰ کے علاوہ مخلوق کے لیے علم غیب مان لیا ہے۔لیکن گرامی قدر قارئین غیر مقلدین احناف کے ساتھ حسد اور بغض میں ہر قسم کا غلط عقیدہ اپنانے کے لیے تیار ہیں۔ براہو ترک تقلید کا کہ یہ نسان کو کہاں سے کہاں تک پہنچاتی ہے۔

غیر مقلدین چونکہ عام طور پر علماء دیو بند پر کفر وشرک کے فتوے کشف کرامات اور بعض احوال کی وجہ سے لگاتے ہیں اور ایسے واقعات اور عبارات کو علماء دیو بند کے عقائد باور کراتے ہیں اس لیے ہم بطور الزام غیر مقلدین کے علماء کی چند ایسی عبارات پیش کرتے ہیں۔ملاحظہ فرمائیں:۔

عقیدہ نمبر ۲۱:۔ (زندہ اور مردہ کو علم غیب)

مشہور غیر مقلد عالم عبدالمجید سوہدروی صاحب، قاضی محمد سلیمان منصور پوری غیر مقلد کا واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

''حضرت قاضی صاحب جب بھی لاہور تشریف لاتے تو مال روڈ پر حیات برادرز کے ہاں قیام فرمایا کرتے تھے فضل کریم بن حاجی حیات محمد مالک خرم کا بیان ہے کہ جس مکان پر آپ ٹھہرا کرتے تھے اس کے قریب ہی ایک خانقاہ تھی جو اجڑی ہوئی تھی ایک دن آپ نے مجھ سے پوچھا کہ کیا یہاں کوئی قبر ہے میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے کہا آج رات خواب میں ہمیں وہ بزرگ ملے اور کہا کہ قاضی جی آپ اتنی بار یہاں تشریف لائے مگر ہمیں ایک بار بھی نہیں ملے قاضی صاحب نے یہ بھی فرمایا وہ بہت نیک اور صالح آدمی تھے فلاں جگہ کے رہنے والے تھے ادھر سے گزر رہے تھے کہ انتقال ہو گیا میاں فضل کریم کہتے ہیں کہ اس کے بعد جب میں نے اس کی تحقیق کی تو وہ باتیں ویسی ہی ثابت ہوئیں جو قاضی صاحب نے بیان فرمائی تھیں یہاں تک کہ انکا نام اور پتہ بھی قاضی صاحب نے بتا دیا تھا۔ (کرامات اہلحدیث ص۸۳۔۸۴)

خط کشیدہ عبارت پر غور فرمائیں کہ قاضی سلیمان منصور پوری غیر مقلد (سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر کتاب رحمۃ اللعالمین کے مصنف) کے پاس وہ بزرگ رات کو قبر سے آئے اور انہوں نے کہا کہ آپ پہلے بھی کئی دفعہ آ چکے ہیں لیکن ہم سے نہیں ملے تو قاضی صاحب نے میزبان کو اس قبر والے کا نام موت کا واقعہ اور علاقہ سب کچھ بتا دیا۔شاباش یہ ہیں غیر مقلد کہ قبر میں پڑا ہوا بھی عالم الغیب ہے۔ بتا رہا ہے کہ آپ اتنی مرتبہ آئے اور میرے پاس نہیں آئے اور قاضی صاحب نے تو حد کر دی کہ اس کے بارے میں پوری تفصیل بتا دی۔غیر مقلدو بتاؤ آپ کے بڑے اگر ایسے عقیدے کے بعد بھی مسلمان تھے تو پھر آج مخلوق کیلئے علم غیب ثابت کرنے والوں کو کافر کیوں کہتے ہو۔

مشہور غیر مقلد مولانا غلام رسول صاحب کا واقعہ ہے۔

حاجی کرم الٰہی میاں سنگھ نے بیان کیا کہ میری شادی کے موقعہ پر میری والدہ کا زیور

گم ہو گیا جس جگہ رکھا تھا۔ بہت ہی دفعہ وہاں دیکھا لیکن کچھ پتہ نہ چلا اور جگہ بھی
تلاش کیا لیکن بے فائدہ میری والدہ مولوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئی اور
زیور کے گم ہونے کا ذکر کیا آپ نے فرمایا جاؤ جس جگہ رکھا تھا وہیں پڑا ہوا ہے
میری والدہ نے پھر آ کر دیکھا تو زیور اسی جگہ پڑا تھا۔

(سوانح حیات مولانا غلام رسول ص ۱۰۴۔۱۰۵)

دوسرا واقعہ:۔ ایک حجام آپ (مولانا غلام رسول) کی حجامت کر رہا تھا۔ اس نے کہا
حضرت میرا بیٹا کئی سال سے باہر گیا ہوا ہے معلوم نہیں وہ کس جگہ ہے زندہ ہے یا مر گیا
ہے۔ ایک ہی بیٹا ہے بہو جوان ہے دعا فرما دیں یا مجھ کو پڑھنے کے واسطے بتا دیں کہ آ
جاوے آپ خاموش رہے حجام کہتا ہے کہ مجھے ایسا معلوم ہوا کہ مولوی صاحب کچھ پڑھتے
ہیں۔ جب حجامت کرا چکے تو میں نے پھر عرض کی آپ نے فرمایا وہ تو گھر میں روٹی نمکین
نخود کے ساتھ کھا رہا ہے جا کر دیکھو حجام کہتا ہے کہ میں آپ کا یہ فرمان سن کر حیران رہ گیا
کیونکہ میں آپ کی کرامات بہت سی سن چکا تھا لہٰذا میرے دل میں خیال پیدا ہو گیا کہ شاید
میرا بیٹا آ گیا ہو۔ جب میں گھر گیا تو میرا بیٹا نخود کی روٹی کھا رہا تھا اس نے کہا میں سکھر ملک
سندھ میں آٹا گوندھ رہا تھا پانی لینے کے واسطے باہر نکلا ہوں معلوم نہیں کیا ہوا مجھے کسی نے اٹھایا
طرفۃ العین میں یہاں اپنے گاؤں میں پہنچ گیا ہوں۔ میرا کل سامان اور اوزار وغیرہ سکھر میں
پڑے ہوئے ہیں (سوانح حیات ۱۰۷۔۱۰۸)

نمبر ۲۲:۔ (انسان کتا بن گیا)

مشہور غیر مقلد عالم غلام رسول کا واقعہ لکھا ہے:

کہ موضع مرالیوالہ میں ہمارا ایک رشتہ دار سلطان احمد نامی رہتا تھا بڑا متمول آدمی تھا
ان کا ہمسایہ ایک لوہار تھا جو نامی چور تھا۔ یہ وہ سلطان احمد صاحب نے میرے سامنے
بیان کیا کہ میں نے مولوی صاحب کے آگے عرض کیا کہ میرے بچے یتیم ہیں رات
بھر ہمارا ہمسایہ لوہار سونے نہیں دیتا وہ ہر وقت اسی کوشش میں رہتا ہے کہ موقع بنے تو
سب کچھ لوٹ لوں آپ نے کچھ پڑھنے کے لیے فرمایا اور کہا کہ پڑھ کر بے فکر ہو کر سو
رہا کرو انشاء اللہ وہ کتا بھونک بھونک کر خود ہی چلا جایا کرے گا تو ایسا ہی ہوتا رہا اس کے
بعد مولوی (غلام رسول) صاحب جلد ہی فوت ہو گئے وہ لوہار خود بیان کرتا ہے کہ میں
نے مولوی سلطان احمد کے گھر جا کر چار دفعہ نقب لگائی جب اندر جاتا تو کتے کی شکل ہو
جاتی اور کتے ہی کی طرح بھونکتا ہوا باہر نکلتا۔ ایک دفعہ نقب لگا کر اندر گیا بیوی صاحبہ
جاگ رہے تھے میری صورت مسخ ہوتی دیکھ کر کہا بھائی تیری صورت مسخ ہونے سے تعجب
بھی آتا ہے لیکن جس کی زبان سے یہ کلمات نکلے ہیں اس کی زبان بھی سیف الرحمان
تھی جو کچھ انہوں نے کہا وہ ضرور ہوا اور آئندہ بھی انشاء اللہ ہوتا رہے گا۔

(سوانح حیات حضرت مولانا غلام رسول، ص نمبر ۱۳۷۔۱۳۸، تالیف و تصنیف مولانا عبدالقادر خلف اکبر
حضرت مولانا مرحوم مطبوعہ فضل بکڈپو اردو بازار گوجرانوالہ)

اگلے صفحہ پر عکس ملاحظہ کریں۔

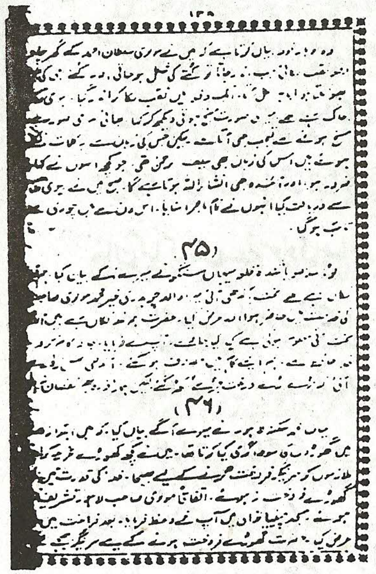

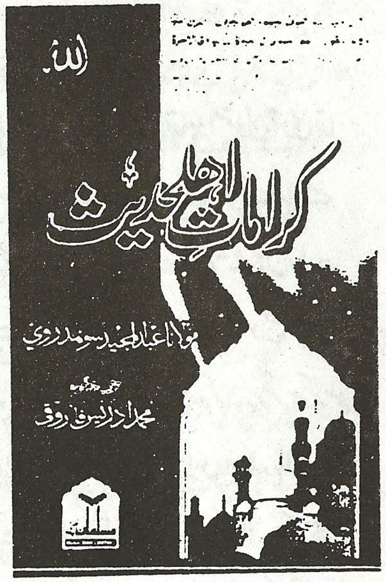

اس غیر مقلد مولوی غلام رسول صاحب کے القابات کتاب کے اوپر اس طرح لکھے ہیں عالم باعمل واعظ بے بدل حاجی حرمین شریفین مقبول دارین جامع معقول ومنقول حاوی فروع واصول حضرت مولانا غلام رسول۔

حاجی حرمین کے لقب سے ایک بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ غیر مقلدین میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو حرمین شریفین میں گئے بغیر بھی حاجی ہیں۔

عقیدہ نمبر ۲۳:۔ (موت پر اختیار)

مشہور غیر مقلد عالم غلام رسول قلعہ میاں سنگھ کا واقعہ ہے۔

حافظ غلام محمد صاحب ساکن سدہ ضلع شاہ پور ایک دن مولوی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مولوی صاحب کو دیکھ کر بہت روئے مولوی صاحب نے رونے کا سبب دریافت فرمایا حافظ صاحب نے بیان کیا کہ گاؤں کا نمبردار مجھے سخت سزا ایذا

دیتا ہے یہاں تک کہ مجھے گاؤں سے باہر نکال دیا ہے میرے اور نمبرداری عداوت کی وجہ شرعی امور ہیں مولوی صاحب سن کر خاموش ہو گئے۔ حافظ صاحب فرماتے ہیں کہ میں تین روز آپ کی خدمت میں رہا مولوی صاحب اپنی جوتی صبح کے بعد زمین پر پانچ دفعہ زور سے مارتے تیسرے روز مجھے فرمایا کہ حافظ جاؤ جلد پہنچنا تا کہ اس نمبردار کا جنازہ تم ہی پڑھاؤ تا کہ دشمن سے بھی کچھ مل ہی جائے حافظ صاحب کا بیان ہے کہ جب میں گاؤں کے قریب پہنچا تو دیکھا کہ لوگ اس نمبردار کا جنازہ لیے جا رہے ہیں حسب فرمان مولوی صاحب اس کا جنازہ میں نے جا کر پڑھایا۔

(سوانح حیات مولانا غلام رسول ص ۱۰۲-۱۰۳)

عقیدہ نمبر ۲۴:۔ (بھینس سے زبردستی کٹی لی)

مشہور غیر مقلد پیر صوفی محمد عبداللہ بانی مدرسہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن کا واقعہ ہے۔

"محمد اسحاق بھٹی صاحب لکھتے ہیں میرے فیصل آباد کے ایک دوست مولوی محمد رمضان یوسف سلفی نے بتایا کہ صوفی (محمد عبداللہ) صاحب کسی گاؤں میں گئے اور ایک شخص انہیں اپنے گھر لے گیا اور کہا کہ میری بھینس ہر سال کٹا جنتی ہے دعا فرمائے یہ کٹی جنے صوفی صاحب نے (بجائے دعا کے) بھینس کی دم پکڑی اور اسے تین دفعہ کھینچ کر کہا۔ دے کٹی۔۔۔ دے کٹی۔۔۔ دے کٹی۔۔۔ اس کے بعد اس نے متواتر تین کٹیاں دیں

(صوفی محمد عبداللہ حالات، خدمات، آثار، ص ۳۶۱، مصنفہ محمد اسحاق بھٹی، مطبوعہ شاکرین شیش محل روڈ لاہور)

اصل عکس اگلے صفحہ پر ملاحظہ کریں۔

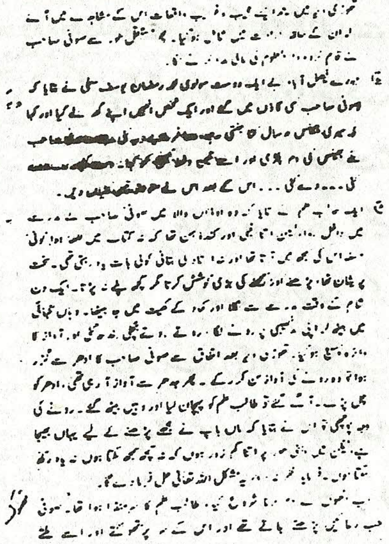

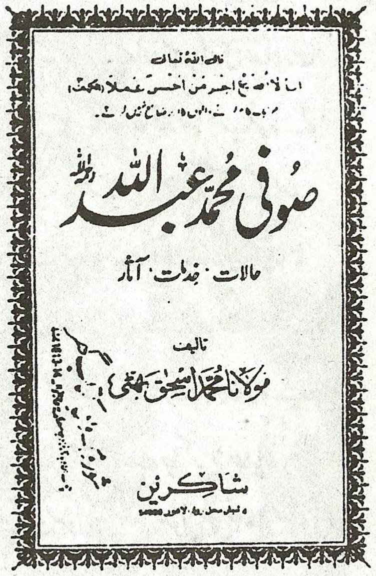

غیر مقلد پیر نے اللہ سے مانگنے کے بجائے بھینس کی دم پکڑ کر اس سے زبردستی کشتیاں وصول کیں اور بھینس بیچاری بھی شاید ڈر گئی ہوگی کہ آج میری دم نام نہاد اہلحدیث کے ہاتھ میں ہے اگر کشتیاں نہ دیں تو۔۔۔۔

شاید یہی وجہ ہے کہ غیر مقلدین کے مجدد اور ان کے والد محترم جناب نواب صدیق حسن خان نے اللہ تعالیٰ کی بجائے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو غوث اعظم لکھا ہے چنانچہ لکھتے ہیں: غوث اعظم نے غنیۃ الطالبین میں لکھا ہے۔ (الاحتواء علی مسئلۃ الاستواء ص ۲۴ مطبوعہ مجتبائی لاہور) اصل عکس ص ۵۰ پر ملاحظہ کریں

عقیدہ نمبر ۲۵:۔ (جمعرات کو روحوں کا گھروں میں آنا)

لکھوی خاندان کا مشہور غیر مقلد حافظ محمد لکھوی صاحب لکھتے ہیں:

رات جمعہ دی مغرب پچھے ہک روایت آئی

آون روح وچ اپنے خویشاں یا جتھ ہے آشنائی

(احوال الآخرت ص ۱۷ مطبوعہ ملک بشیر احمد تاجر کتب، کشمیری بازار لاہور)

ترجمہ:۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ جمعہ کی رات کو مغرب کے بعد روح اپنے رشتہ داروں کے گھروں میں یا جہاں اس کی واقفیت ہوتی ہے وہاں آتی ہے۔

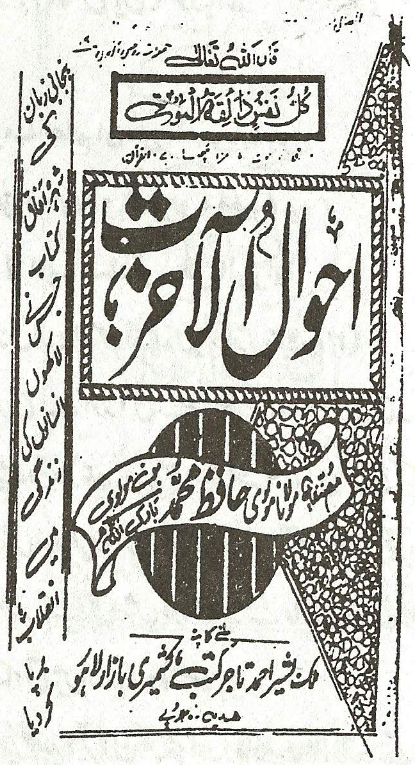

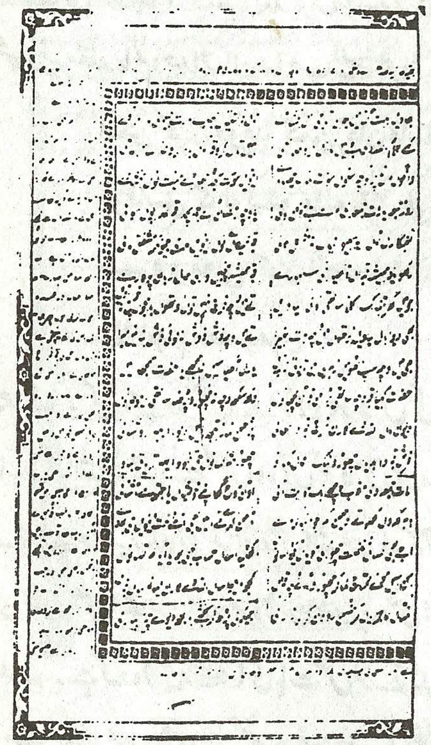

نوٹ:۔ اب غیر مقلدین طالب الرحمان اور زبیر علی زئی کذاب وغیرہ کے ذمہ ہے کہ وہ اس حدیث کی نشاندہی کر کے صحت ثابت کریں ورنہ سیدھے سادھے مسلمانوں کو اپنے بڑوں کی طرح حدیث کے نام پر دھوکہ دے کر گمراہ کرنا چھوڑ دیں۔

محترم قارئین غیر مقلدین کے اللہ تعالیٰ اور انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے متعلق عقائد کے بعد حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے متعلق ان کے علماء کے چند عقائد ملاحظہ فرمائیں۔

عقیدہ نمبر۲۶:۔ (بعض صحابہ (رضی اللہ عنہم) فاسق ہیں) نعوذ باللہ

مشہور غیر مقلد عالم وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں:

افمن کا ن مومنا کمن کان فاسقا ومنه یعلم ان من الصحابه من هوفاسق کا لولیدو مثله یقال فی حق معاویه و عمر و ومغیره و سمره و معنی کون الصحابة عدو لا انهم صادقون فی الروایة لا انهم معصومون (نزل الابرار من فقہ النبی المختار ص۹۴ ج ۳)

ترجمہ:۔ کیا پس وہ شخص جو مومن ہو فاسق کی طرح ہے اور اسی سے معلوم ہوا کر بے شک صحابہ رضی اللہ عنہ میں سے بعض وہ ہیں جو فاسق ہیں۔ جیسے ولید (بن عقبہ رضی اللہ عنہ) اور اسی طرح کہا جائے گا۔ معاویہ (بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ) کے حق میں اور عمرو (بن العاص رضی اللہ عنہ) اور مغیرہ (بن شعبہ رضی اللہ عنہ) اور سمرہ (بن جندب رضی اللہ عنہ) کے حق میں اور صحابہ کے عادل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ (نبی ﷺ) کی بات نقل کرنے میں صادق ہیں نہ یہ کہ وہ معصوم ہیں۔

غیر مقلدین کا صحابہ رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کے متعلق یہ عقیدہ قرآن کریم اور احادیث متواترہ کے صراحتاً خلاف ہے۔ اور شیعت کی واضح ترجمانی ہے۔

اصل عکس اگلے صفحہ پر ملاحظہ کریں۔

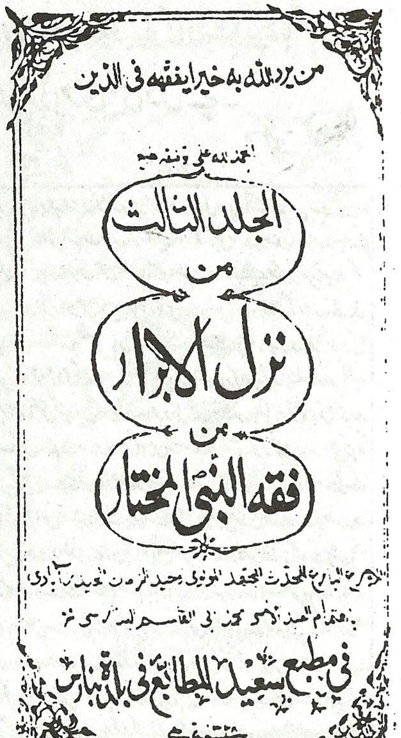
من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین

الجلد الثالث

من

نزل الابرار

من

فقه النبی المختار

في مطبع سعيد المطابع في بلدة بنارس

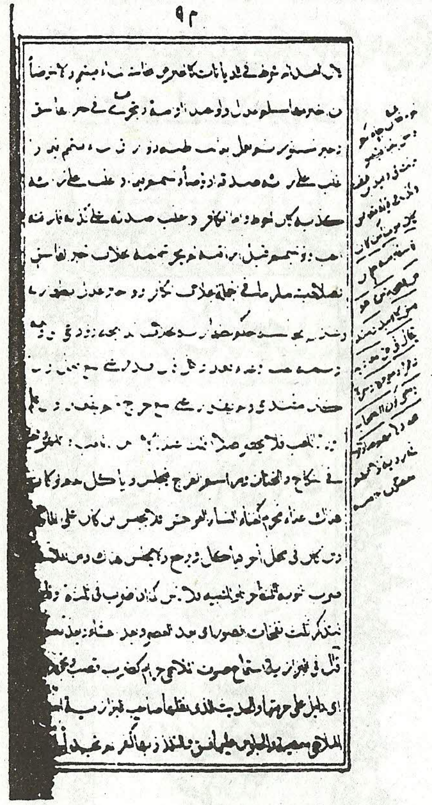

عقیدہ نمبر۲۷:۔ (صحابہ (رضی اللہ عنہم) مشت زنی کرتے تھے) نعوذ باللہ

مشہور غیر مقلد عالم نواب صدیق حسن خان کے بیٹے نواب نور الحسن خان لکھتے ہیں:

واحادیث وارده در منع از نکاح بدست ثابت وصحیح نشده بلکہ بعض اہل علم نقل ایں استمناء از صحابہ نزد غیبت از اہل خود کرده اند ودر مثل ایں کار حرج نیست

(عرف الجادی من جنان ہدی الہادی ص ۲۰۷ مطبوعہ مطبع صدیقی بھوپال)

ترجمہ:۔ اور اپنے ہاتھ سے منی نکالنے سے منع کی احادیث صحیح اور ثابت نہیں ہیں بلکہ

بعض اہل علم نے نقل کیا ہے کہ صحابہ بھی اپنے گھروں سے دور ہونے کی وقت اپنے ہاتھوں سے منی نکالتے تھے (نعوذ باللہ) اور اس کام میں کوئی حرج بھی نہیں ہے۔

عرف الجادي
من
جنان هدى الهادي
طبع في المطبع الصديقي الكائن
في بهوپال المحروسة
الهجرية القدسية
١٣٠١

٢٠٧

یکہ ضرب جو بیجا بجان کرو در این سند احمد و نسائی و ابن ماجہ بسند حسن ست لیکن در وصل و ارسالش اختلاف شودہ و از وو آرین حدیث دلیل ست بر خفا یبات مرد و دہر عدم آطہیر [illegible] و زعفران و تحریم نیست کہ بمباشرت جو شاخہائے اشکال منزوزیست بلکہ یک با بر سند و این عمل نجد میل جانوراشہی ست و شمشل آن در قرآن کریم آمدہ نخفند [illegible] صنفنا الآیہ فضل ابن عباس گفتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود ہر کرا یا بید کہ کار قوم لوطی کند فاعل و مفعول ہر دو را بکشید و ہر کرا یا بید کہ بہیمہ افتاد او بکشید و ہم بہیمہ را قتل کنید این حدیث نزد احمد و اہل سنن ست و رجالش موثق اند مگر آنکہ در سند وے اختلاف ست و نزد ما ازان نخاست از اختلافے کہ نفقاء در حد لوطی کردہ اند وہر یکے چیزے تراشیدہ کہ مستند بدلیلی نیست و اجماع صحابہ برا مرے از ان ثابت نہ شدہ و قیاس استنزال منی بر لواطت بجامع تضییع نسل غفلت فدیست چہ علت در تحریم لواطت نہ افضاء آن بسوی تضییع نسل ست بلکہ بر نہ ہر شئے از اکلات و مشروبات و حرکات و سکنات کہ مفضی بضعف باہ یا ابطال شہوت شود اشد التحریم از لواط باشد و لازم باطل ست پس ملزوم مثل او ست و بالجملہ استنزال منی بکف یا چیزے از جمادات نزد و حاجت مباح ست و سیما چون فاعل خائف از وقوع در فتنہ یا معصیت کہ اقل مراتش نظر بازیست باشد کہ در ین صین مندوب ست بلکہ گاہے واجب گردد دیگر ترک معیت جز باین حیلت ممکن نشود [redacted] وتمام وضع آن در حرام ست و تعلیل بتضییع نسل چیزی نیست چہ این کار بکسے می کند کہ زن حلال نے یابد اگر ابد ہم گرد مد ولی باین کار کہ نیز شستی طبیعی و نیز مودی بخمس ست کند و حالمش بران بجز [illegible] شد یعنی فقر مستمر یا کراہت و قرح دو جرا نیست تر او مستخبث بودن آن پس خبث تر

عقیدہ نمبر۲۸:۔ (حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کی سمجھ معتبر نہیں) نعوذ باللہ

مشہور غیر مقلد عالم محمد جوناگڑھی ایک عنوان قائم کرتا ہے:

حضرت فاروق کی سمجھ کا معتبر نہ ہونا۔ (نعوذ باللہ)

آگے پھر عنوان قائم کرتا ہے۔

صحابہ کی درایت (سمجھ) معتبر نہیں۔ (شمع محمدی ص ۱۹ مکتبہ محمدیہ چیچہ وطنی)

شمع محمدی

جس نے ملاحظہ کے بعد ہر شخص یقین کر لیتا ہے کہ فقہ اور چیز حدیث اور چیز ہے تقلید شخصی اور چیز ہے اتباع سنت اور چیز ہے۔ محمدی جماعت الگ ہے اور حنفی گروہ الگ ہے۔

تصنیف
حضرت مولانا محمد جوناگڑھی رحمۃ اللہ علیہ

مکتبہ محمدیہ

صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کریں جو حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہم تک پہنچی ہیں اس میں وہ چینا اور تنہا بچے ہیں لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ روایت کی طرح ان کی درایت ہم پر واجب التعمیل نہیں بہت ممکن ہے کہ وہ درست نہ ہو۔

[redacted]

مثلاً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان سے کہ آپ نے فرمایا تھا یقیناً بیت اللہ شریف میں جاؤ گے اور اس کا طواف کرو گے۔ حضرت عمرؓ نے یہ سمجھا کہ حدیبیہ والے سال کی بابت یہ پیشگوئی ہے مگر حدیبیہ والے سال ایسا نہ ہوا۔ بلکہ مکہ شریف سے اور بیت اللہ شریف سے مسلمان روک دیئے گئے اور انہیں مجبوراً واپس ہونا پڑا ثابت ہوا کہ حدیث رسول برحق ہے۔ روایت عمرؓ کی ہے لیکن درایت عمرؓ کی ٹھیک نہ تھی۔ حدیث میں جو فائدہ ہو کر رہا لیکن فہم عمرؓ پوری ہو کر نہ رہی یہ ہے بین فرق روایت اور درایت کا۔

صحابہؓ کی درایت معتبر نہیں

قرآن کریم میں سحری کے آخری وقت کی بابت الفاظ نازل ہوتے ہیں
حتی یتبین لکم الخیط الا ... یعنی یہاں تک کہ سفید دھاگہ سیاہ دھاگے
بیض من الخیط الاسود ... سے ظاہر ہو جائے
اس سے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمجھ لیتے ہیں کہ سوت کا دھاگہ ہی مراد ہے لیکن جب حضورؐ کو یہ بات پہنچی تو آپ نے ان کی غلط فہمی کو رفع کیا اور فرمایا اس سے مراد صبح صادق کا رات سے ظاہر ہونا ہے۔ پس حضرت عدیؓ کی فہم مراد اللہ و رسولؐ کے خلاف تھی گو تمام درست۔ صحیح اور ایمان لانے کے لائق ہے پس روایت صحیح اور درایت غلط۔ اور دونوں میں فرق ظاہر اسی طرح کی کھلی کھلی بہت سی مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔

ہر بلد آں کف ہر شاخ پر دانہ ہے
ہر روش میں جلوۂ ہر جا مستانہ ہے

قارئین بہت معذرت میرے پاس اصل کتاب میں لائٹ پنسل کے نشان کی وجہ سے ''حضرت فاروق کی سمجھ کا معتبر نہ ہونا'' عنوان چھپ گیا ہے۔ اور غیر مقلدین کے شیخ الاسلام ثناء اللہ امرتسری صاحب محمد جوناگڑھی کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے تین طلاقوں کے تین ہونے والے فتوے کے متعلق لکھتے ہیں۔

''دوستو اگر اسی پر اصرار ہے کہ نہیں حضرت عمر یہ فتوٰی ابدالآباد کے لیے شرعی طور پر ہی دیا ہے تو ہم کہتے ہیں پھر آپ اور ہم اسے کیوں مانیں ہم فاروقی تو نہیں محمدی ہیں۔ ہم نے انکا کلمہ تو نہیں پڑھا آنحضرت ﷺ کا کلمہ پڑھا ہے۔'' (فتاوٰی ثنائیہ ص ۲۵۲ ج ۲ مطبوعہ مکتبہ ثنائیہ سرگودھا)

اصل عکس صفحہ ۵۰ پر ملاحظہ کریں۔

عقیدہ نمبر۲۹:۔ (صحابہؓ کی بات کوئی حجت نہیں) نعوذ باللہ

غیر مقلدین کے شیخ الکل فی الکل میاں نذیر حسین دہلوی صاحب لکھتے ہیں:

رابعاً یہ کہ لوفرضاً تو یہ حضرت عائشہؓ اپنے فہم سے فرماتی ہیں۔اور فہم صحابہ حجت شرعی نہیں ہے کما ثبت فی اصول الحدیث۔بلفظہ

(فتاوی نذیریہ ص۶۲۲ ج۱ مطبوعہ نور اکیڈمی سرگودھا)

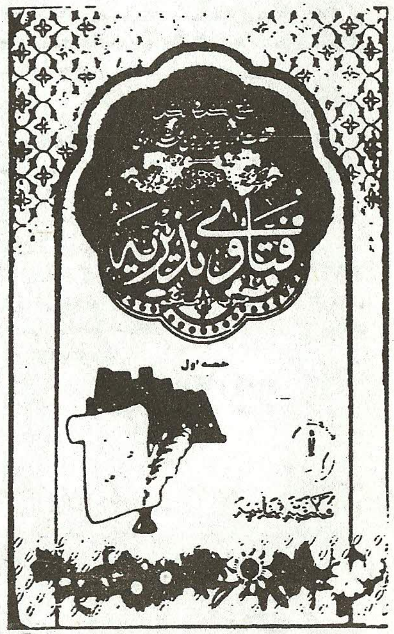

اور مشہور غیر مقلد نواب نور الحسن صاحب لکھتے ہیں:

دراصول مقرر شدہ کہ قول صحابی حجت نیست۔

(عرف الجادی من جنان ہدی الہادی ص۱۰۱)

ترجمہ:۔ کہ اصول میں یہ بات طے شدہ ہے کہ صحابی کا قول حجت نہیں ہے۔

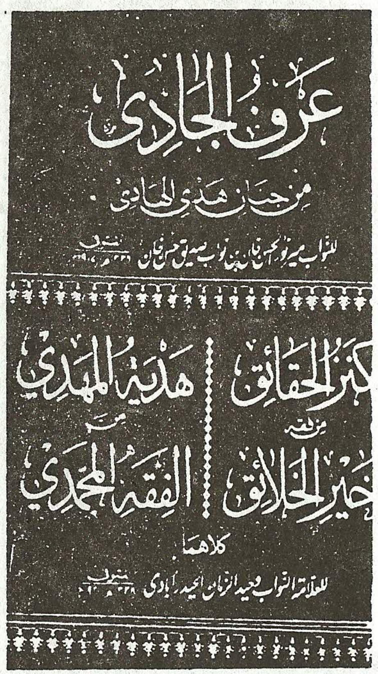

۱۰۱

اور یہی عقیدہ نواب صدیق حسن خان نے بدور الاھلہ اور وحید الزمان نے ہدیۃ المہدی میں لکھا ہے۔

عقیدہ نمبر۳۰:۔ (حضرت علیؓ کی خلافت خودساختہ اور عذاب خداوندی تھا) نعوذ باللہ

مشہور غیر مقلد حکیم فیض عالم صدیقی صاحب لکھتے ہیں:

آپ (حضرت علیؓ) کو امت نے اپنا خلیفہ منتخب نہیں کیا تھا آپ دنیائے سبائیت کے منتخب خلیفہ تھے اس لیے آپ کی خودساختہ خلافت کا چار پانچ سالہ دور امت کے لیے ایک عذاب خداوندی تھا۔۔۔آپ کی شہادت عالم اسلام کے لیے ایک آیت رحمت ثابت ہوئی۔

(صدیقہ کائنات ص ۲۳۷)

عقیدہ نمبر ۲۱:۔ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) بغیر توبہ کے مری تو مرتد مری (نعوذ باللہ)۔

حضرت مولانا قاری عبدالرحمان پانی پتیؒ فرماتے ہیں کہ مولوی عبدالحق بنارسی (غیر مقلد) کا فتویٰ جوا متعہ کا میرے پاس موجود ہے۔ اور مولوی عبدالحق نے برملا کہا کہ عائشہ علی سے لڑی اگر توبہ نہ کی ہوگی مرتد مری اور یہ بھی دوسری مجلس میں کہا کہ صحابہ کا علم ہم سے کم تھا۔ ان کو ہر ایک کو پانچ پانچ حدیثیں تھیں ہم کو ان سب کی حدیثیں یاد ہیں۔

(کشف الحجاب ص ۴۲)۔

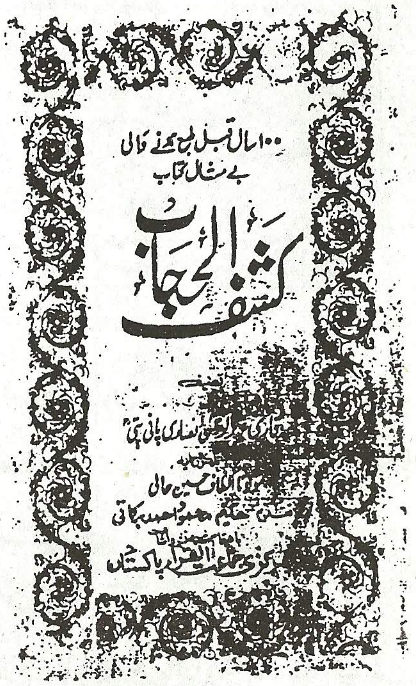

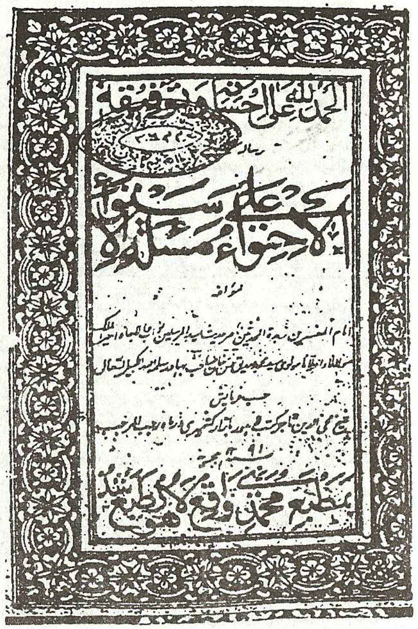

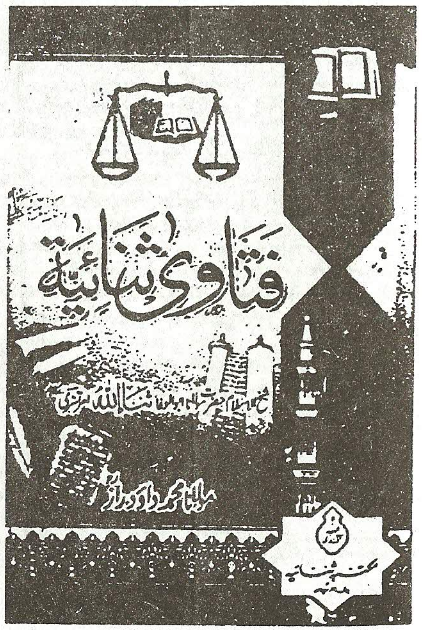

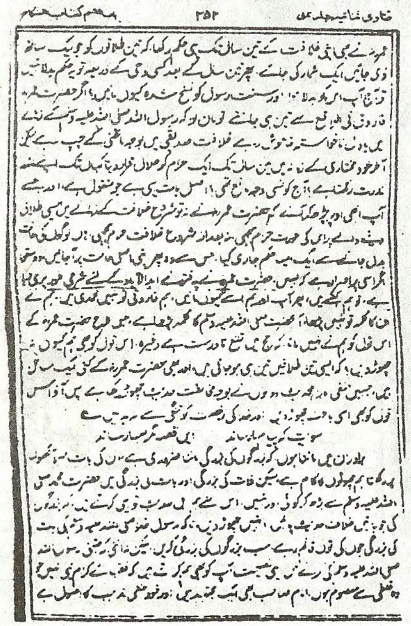

۵۹

خنف [illegible] "وفاداری" کا مسلک اسی وجہ سے [illegible] کہا جائے۔

(۱۱) علماء کی ایک تعداد نے تحریک جہاد سے برأت کا اظہار کرنے کے لئے اپنے جہاد کی نئی توضیحات کیں جن کی بنا پر انگریز کو مطمئن کیا جا سکے کہ ان حالات میں وہ جہاد کی ضرورت نہیں سمجھتے بلکہ جہاد کو غیر ضروری قرار دیا اور رفتہ رفتہ بعض لوگ جہاد کے احکام کی تنسیخ تک جا پہنچے۔

(۱۲) جن علاقوں میں تحریک جہاد چلتی رہی۔ ان میں سیاسی شعور اور آزادی کا جذبہ برابر رہا اور بعد کے دور میں سیاسی تحریکیں اٹھانے کے لئے وہاں کے لوگوں نے ہراول دستہ کا کام کیا۔

(۷) انگریز صوبہ سرحد کے بارے میں کبھی مطمئن نہ ہو سکا اس لئے اس نے یہاں پر خلاف قوانین نافذ رکھے۔ مسلمانوں کو بعد کے دور میں اس صوبہ میں آئینی اصلاحات کے نفاذ کے لئے جدوجہد کرنی پڑی۔

جماعت اہلحدیث اور مسلک وفاداری: "وہابی تحریک" سے غیر متعلق اہل سنت حنفی دیندار نے مسلک اہل حدیث کو بچانے کے لئے انگریز کے ساتھ وفاداری کے مسلک کو اپنایا۔ [illegible] سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی جو شاہ محمد اسحاق صاحب کے شاگرد تھے [illegible] عبداللہ غزنوی اور مولانا ابو البرکات غزنوی [illegible] صاحب [illegible] شاہ [illegible] پھلواروی اور مولانا محمد حسین بٹالوی کے استاد تھے انگریزوں کے طرفدار رہے [illegible] سازش کیس میں اہل حدیث جماعت کے ممبران کے نام معلوم کرنے کے لئے کمشنر [illegible] کے سامنے پیش کئے گئے۔ سرسید احمد خان بھی مسلک اہل حدیث سے متعلق تھے [illegible] انہوں نے ایک الگ تحریک کے قائد کی حیثیت دے دی۔

اس سلسلے میں مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب کا ذکر مناسب معلوم ہوتا ہے جو شیخ الکل میاں نذیر حسین صاحب کے شاگرد تھے انہوں نے سرکار انگریزی کی اطاعت کو واجب قرار دیا اور وہ پہلے تھے کہ بعض مشہور حنفی علماء کو سرکار سے بغاوت کے طعنے دیئے۔ مولوی محمد حسین صاحب اور انہی جیسے علماء اہل حدیث کی روش کا یہ نتیجہ ہوا کہ موجودہ جماعت اہل حدیث کا ذہنی رجحان فروعی مسئلوں تک محدود ہو کر رہ گیا۔ انہوں نے ایک رسالہ الاقتصاد فی مسائل الجہاد لکھا۔ جس میں جہاد کا منسوخی کے لئے دلائل دیئے گئے ہیں۔ اس کتاب کے تراجم انگریزی اور عربی میں ہوئے۔ اس کی اشاعت [illegible] کی۔ انہوں نے حکومت کو درخواست کی کہ آئندہ اہلحدیث کے لئے وہابی کا لفظ نہ لکھا جائے چنانچہ ایک سرکلر کے ذریعے ہدایت کر دی گئی کہ آئندہ سے سرکاری ریکارڈ میں "وہابی" کا لفظ استعمال نہ کیا جائے۔

اہل حدیث کی دیگر خدمات: جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے۔ تحریک مجاہدین سے متعلق نہ ہونے والے علمائے اہل حدیث مسلک وفاداری کو اپنا چکے تھے۔ تاہم انہوں نے دینی علوم کی اشاعت کے لئے گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ انہوں نے تصنیف و تالیف اور درس و تدریس کے ذریعے قرآن و سنت کی تعلیم اور دینی مسائل کو پھیلایا۔ ان کے معروف علماء میں سید نذیر حسین صاحب محدث دہلوی [illegible]

مولوی صاحب نے کہا سورہ نساء کے چوتھے رکوع میں والمحصنات کے پہلے حرمت علیکم امہاتکم و بناتکم و اخواتکم و عماتکم و خالاتکم
یہ سن کر پاشا تو دم بخود ہو گئے اور مولوی تلطف حسین صاحب نے بصداق "ہر کہ دست از جان بشوید ہرچہ در دل آید بگوید" بلند آواز اور ترش لہجہ میں یہ اسپیچ دی۔
بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہم لوگ جو اپنے وہابی ہونے کے اقراری نہیں ہیں صرف بے اصل تہمتوں اور افتراؤں پر وہابی قرار دیئے جائیں اور اس حرم محترم میں جو امن خلائق ہے ایسی ایسی تکلیفیں پائیں اور سختیاں جھیلیں۔
اور اصل وہابیان نجد جو مدعی وہابیت ہیں بے روک ٹوک آویں حج کریں اور چلے جائیں ان سے کسی قسم کا تعرض نہ ہو ان کے سوا دوسرے دوسرے مذاہب کے لوگ شیعہ، خارجی وغیرہ بے تکلف ہمیشہ آویں حالانکہ وہ لوگ اصولاً و فروعاً مذہب اہل سنت والجماعت کے علانیہ مخالف ہیں ان سے کسی طرح کی باز پرس نہ ہو اور ہم لوگوں پر جو اصولاً و فروعاً اہل سنت والجماعت ہیں یہ داروگیر ہو رہی ہے
حرم محترم میں محرمات قطعیہ اتفاقیہ کا ارتکاب ہو (جیسے آب زمزم کی بیع وغیرہ عین مسجد الحرام میں) اس پر حکام مکہ کی جانب سے سرزنش نہ کی جائے اور ہم لوگوں پر باوجود عدم صدور کسی جرم شرعی کے صرف تہمتوں کے سبب یہ ہوا ظلم ہو کیا یہ ظلم نہیں ہے اور ہم مظلوم نہیں ہیں؟
ہندوستان میں اس وقت انگریزی حکومت ہے وہاں ہر مذہب والا آزادی کے ساتھ اپنے شعار مذہب کے ادا کرنے کا مجاز ہے۔ کوئی مسلمان نہ جمعہ سے روکا جاتا ہے نہ جماعت سے اور یہاں اسلامی سرزمین اور مسلمانوں کی حکومت میں ہم لوگ طواف کعبہ اور جمعہ و جماعت سے مجبور ہیں
اس کے بعد ہم یہ کہنے سے معذور نہیں کہ انگریزی گورنمنٹ ہندوستان میں ہم مسلمانوں کے لئے خدا کی رحمت ہے۔
اس اسپیچ سے بعض مصاحبین پاشا نے برہم ہو کر کہا کہ "پاشا کے حضور [illegible]

بمطابق جدید نصاب بی اے / پنجاب یونیورسٹی

تحریکِ پاکستان

۱۸۵۸ء تا ۱۹۴۷ء

شیخ محمد رفیق
سید مسعود حمید بخاری
نثار احمد چوہدری

سٹینڈرڈ بک ہاؤس
اردو بازار لاہور

[illegible]

سوانح عمری حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین علیہ الرحمہ محدث دہلوی

معروف بہ

الحیاۃ بعد المماۃ

ازخاکسار فضل حسین۔ مظفرپور۔ صوبہ بہار

[illegible] ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۹۰۸ء

مطبع اکبری آگرہ میں مجید الدین احمد کے اہتمام سے چھپی

اطلاع

[illegible]

الحیات بعد الممات کے مزید عکس انگریز سرکار کی خدمات

۷۶

جمال الدین قطب الدین ہم کافر ہیں؟ نواب صاحب قسمیں کھانے لگے کہ نہیں حضور ہم نے ہرگز ایسا نہیں لکھا ہے میں نے کہا کہ حضور مجھ سے اس کی حقیقت سنیں حضور یہ مضمون ہے کہ فتاوائے عالمگیری آپ کے بزرگوں کی کتاب ہے اس میں ایک باب ہے کتاب الردۃ جس میں لکھا ہے "اس زمانہ کے بادشاہوں کو جو عادل کے وہ کافر ہے کیوں کہ عدل شرعی کہاں متصور ہے" اس باب کا ترجمہ مولوی قطب الدین نے اردو میں کیا ہے تو کیا حضور رفقائے عالمگیری کی تالیف کے وقت موجود تھے؟ حضور اگر اس وقت موجود ہوتے تو البتہ اس سے بہرہ ہوتے۔ بادشاہ نے کہا یہ تو دوسری بات ہے میاں نے کہا کہ بات یہی ہے جس کا عنوان بدل کر حضور میں یوں ظاہر کی گئی۔

گورنمنٹ انگلشیہ کے ساتھ وفاداری

(لوائلٹی)

حج کو جاتے وقت جو چٹھی کمشنر دہلی وغیرہ نے میاں صاحب کو دی تھی اس کی نقل سفرنامہ کے بیان میں دیں گے جس سے میاں صاحب کے ساتھ گورنمنٹ کا برتاؤ بھی معلوم ہوتا ہے کہ میاں صاحب بھی گورنمنٹ انگلشیہ کے کیسے وفادار تھے
زمانہ غدر ۱۸۵۷ء میں جب کہ دہلی کے بعض مقتدر اور بیشتر معمولی مولویوں نے انگریزوں پر جہاد کا فتویٰ دیا تو میاں صاحب نے نہ اس پر دستخط کیا نہ مہر اور خود فرماتے ہیں کہ "میاں وہ ہڑبونگ تھا۔ بہادر شاہی نہ تھی وہ بیچارہ بوڑھا بہادر شاہ کیا کرتا۔ حشرات الارض خانہ برانداز نے تمام دہلی کو خراب، ویران، برباد اور [illegible] کر دیا۔ شرائط امارت و جہاد بالکل مفقود تھے ہم نے تو اس فتوے پر دستخط نہیں کیا منہ بند کرتے اور کیا لکھتے مفتی صدر الدین خاں صاحب چکر میں آ گئے"
بہادر شاہ کو بھی بہت سمجھایا کہ انگریزوں سے لڑنا مناسب نہیں ہے وہ باغیوں کے ہاتھ میں کٹھ پتلی ہو رہے تھے کرتے تو کیا کرتے۔
اسی زمانہ میں جب کہ تمام شہر محصور اور قلعہ بند ہو رہا تھا آپ مسجد میں گئے

۷۷

دیکھا کہ شاہزادوں کے ہاتھیوں کے جھول نہایت ہی پرتکلف تیار ہو رہے ہیں اور بڑے بڑے شاہزادے سامنے بیچوان لگائے گپ لڑا رہے ہیں آپ نے جا کر بادشاہ سے جا کر کہا کہ کیا حضور انہیں شاہزادوں کو ہاتھیوں پر ساتھ لے کر انگریزوں سے لڑیں گے؟ اس پر بادشاہ چپ ہو گئے۔
ایک دن دیکھا کہ ایک میم اور ایک لڑکی گرفتار ہو کر قلعہ میں لائی گئی سب ایک سمت میں بٹھلائی گئیں۔ صوبہ دار نے تالیاں [illegible] سب کو مار ڈالنے کا حکم دیا۔ لڑکی کی ماں بے اختیار پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ لڑکی نے ماں کو تسلی دی اور ایک جھنگی تنکا زمین سے اٹھا کر ہتھیلی پر رکھ کر پھونک کر کہا "ماں روتی کیوں ہے ہماری فوج آئے گی اور اسی طرح ان سب کو اڑا دے گی"
میاں صاحب کے دل پر اس نظارہ کا صدمہ ایسا ہوا کہ آبدیدہ ہو گئے اسی وقت تلملاتے ہوئے یہ کہتے ہوئے نکلے کہ اب دہلی اور اہل دہلی کی خیر نہیں ہے۔ عورتوں کا قتل اسلام نے کبھی جائز نہیں رکھا۔
عین حالت غدر میں جب کہ ایک ایک بچہ انگریزوں کا دشمن ہو رہا تھا مسز لیسنس ایک زخمی میم کو رات کے وقت میاں صاحب اٹھوا کر اپنے گھر لے آئے پناہ دی علاج کیا کھانا دیتے رہے اس وقت اگر ظالم باغیوں کو ذرہ بھی خبر ہو جاتی تو آپ کے قتل اور خانماں بربادی میں مطلق دیر نہ تھی۔ علاوہ اس پر یہ تھا کہ پنجابی کٹرہ کی مسجد کو نقطۂ باغی دخل کئے ہوئے تھے اور اسی سے ملا ہوا نانا مکان تھا اسی میں اس میم کو چھپائے ہوئے تھے مگر ساڑھے تین مہینے تک کسی کو یہ بھی معلوم نہ ہوا کہ حویلی کے مکان میں کچھ آدمی ہیں ساڑھے تین مہینوں کے بعد جب بخوبی طرح امن قائم ہو چکا تب اس نیم جاں میم کو جو اب بالکل تندرست اور توانا تھی انگریزی کیمپ میں پہنچا دیا جس کے صلے میں مبلغ ایک ہزار تین سو روپیہ اور سند خوشنودی ساتھ بخشش ملے۔
میاں صاحب اس واقعہ کو خود اس طرح فرماتے تھے کہ "اسی زمانہ میں ایک دن نماز عصر کے بعد شہر سے باہر ملا آیا ملا محمد صدیق پشاوری جو ان دنوں مجھ سے اصول فقہ پڑھتا تھا ساتھ تھا۔ مجھ کو کسی آدمی کے کراہنے کی آواز معلوم

۷۸

ہوئی۔ میں اس آواز کی جانب بڑھا جب قریب پہنچا تو دیکھا کہ ایک میم مجروح پڑی ہے ہم لوگوں کو دیکھ کر کہنے لگی کہ خدا کے واسطے میری جان مت مارو میں نے اس کو دلاسا دیا اور کہا کہ ہم مسلمان ہیں ہمارے مذہب میں لڑائی کے وقت بھی کسی غنیم کی عورت اور بچوں کی جان مارنا یا تکلیف دینی حرام ہے۔ تم اپنی جان سے پوری طرح اطمینان رکھو اور اگر تمہاری مرضی ہو تو ہم تم کو اپنے گھر لے چلیں اور تمہارے زخم کا علاج اور تیمارداری کریں مگر چونکہ وہ بہت ہی ڈری ہوئی تھی کہنے لگی کہ اول تو ہم اپنے پاؤں سے چل نہیں سکتے اور تم لوگ اگر اٹھا کر لے بھی چلو تو باغیوں کی گولی سے بچ نہیں سکتے میں نے کہا کہ اچھا ہم لوگ تم سے کچھ دور پر ٹھہرتے ہیں رات کو اندھیرے میں تم کو اٹھا کر لے چلیں گے۔ آخر یہی ہوا کہ اندھیرے میں ہم اور ملا صدیق اٹھا کر اس کو ایسے رستے سے لائے کہ کسی فرد بشر کو اس کی خبر بھی نہ ہوئی۔ اور گھر میں لے جا کر شریف حسین کی ماں سے کہا کہ یہ نہایت مظلوم ہے اس کی بہت دل جوئی اور خدمت کرنی چاہئے کہ موجب خوشنودی خدا اور رسول ہے اس میم کو ہم نے باغیوں کے باہر رہنے کی خبر بھی نہ دی کیوں کہ خبر ہو جانے پر اس کے رو سارے تین مہینے نہایت ہی تشویش اور خوف کی حالت میں بسر ہوتے فرماتے ہیں کہ "موسم سخت گرمی کا تھا اور وہ دن رات ایک کوٹھری میں بند رہتی۔ ہر چند میری اہلیہ اس کو کہتیں کہ رات کو انگنائی میں آ کر بیٹھو مگر وہ ڈر سے کوٹھری کے باہر نہ آتی اور اسی گرمی اور مچھروں کی تکلیف میں رات بھر ہاتھ اٹھائے دعا کرتی کہ اے اللہ میرا قصور معاف کر۔

انگریزی سرٹیفکیٹ کی نقل مع ترجمہ

انگریزی سرٹیفکیٹ کی نقل	ترجمہ
Delhi Dated 27th September 1883	دہلی مورخہ ۲۷ ستمبر ۱۸۸۳ء از
From W. G. Waterfield, Esq.	ڈبلیو جی واٹر فیلڈ
commissioner.	ڈپٹی کمشنر
Moulvi Nazeer Husain	مولوی نذیر حسین اور ان کے بیٹے
& his son moulvi shariff [illegible]	مولوی شریف حسین اور ان کے دوسرے

۷۹

were with other members of their family instrumental in saving the life of Mrs. Lessons during the mutiny they tended her when wounded kept her in their house for 3½ months finally sent her in to the British camp at Delhi.	گھر والے غدر کے زمانے میں مسز لیسنس کی جان بچانے میں ذریعہ ہوئے حالت مجروحی میں انہوں نے ان کا علاج کیا ساڑھے تین مہینے اپنے گھر میں رکھا اور بالآخر دہلی کے برٹش کیمپ میں ان کو پہنچا دیا۔
He says that he was lost in a fire which took place in his house in Delhi all his English certificates I think this is extremely probable, he probably had certificates from General Neville Chamberlain, and General Barnard, colonel Sykes and others.	وہ کہتے ہیں کہ ان کی انگریزی سرٹیفکیٹیں ایک آتش زدگی میں جو ان کے مکان واقع دہلی میں ہوئی تھی جل گئیں۔ میں خیال کرتا ہوں کہ یہ ان کا کہنا بہت ہی قرین قیاس ہے غالباً ان کو جنرل نیوائل چیمبرلین جنرل برنارڈ اور کرنل سائکس وغیرہم سے سرٹیفکیٹیں ملی تھیں۔
I remember the facts well and mrs Lessons, coming in to camp. The family received a handsome reward	مجھ کو وہ واقعات اور مسز لیسنس کا کیمپ میں آنا اچھی طرح یاد ہے ان لوگوں کو اس خدمت کے صلہ میں مبلغ دو سو اور چار سو روپیہ کے تھے مبلغ سات سو روپیہ بابت تاوان منہدم کئے جانے مکانات کے ان لوگوں کو عطا کئے گئے تھے۔ یہ لوگ ہماری قوم سے حسن سلوک اور الطاف کے مستحق ہیں

۹۱

تھی۔ میاں صاحب نے نماز پنجگانہ میں قنوت پڑھنے کا فتوے لکھا اور اس کو چھپوا کر شائع کیا۔ اور اپنی مسجد میں بالالتزام فریضہ پنجگانہ میں قنوت پڑھوایا جب تک جنگ جاری رہی۔

راولپنڈی کی نظر بندی

وہابیت اور جہاد کے مقدمہ ۱۲۸۰ھ مطابق ۱۸۶۳ء میں جب ہندوستان کے مختلف شہروں پٹنہ، دانا پور، میرٹھ، انبالہ وغیرہ وغیرہ میں پھیلا گیا تو بیشتر وہابیوں کے لئے حبس دوام بعبور دریائے شور کا حکم دیا گیا۔ جناب مولوی یحییٰ علی، مولوی احمد اللہ، مولوی عبدالرحیم صادق پوری عظیم آبادی (جنہوں نے انڈمان ہی میں وفات پائی) کے مقدمہ کی پشت پر میاں صاحب پر بھی مواخذہ ہوا جو صرف مخبروں کی خبر رسانی اور اہلکاروں کی غلطی پر مبنی تھا۔ آپ تحقیقات کامل کم و بیش ایک برس تک راولپنڈی کے جیل میں نظر بند رہے۔

دہلی میں میاں صاحب کے مکان اور مسجد کی جب تلاشی ہوئی تو وہ عرب کے بھیجے ہوئے خطوط جو تعداد کثیر سے شمار کو پہنچے دری پر چٹائی پر دری کے نیچے تلے نیچے پڑے رہتے تھے کتابوں میں پڑے ہوئے پائے گئے۔ پوچھا گیا کہ آپ کے پاس اس قدر بکثرت خطوط کیوں آتے ہیں؟ آپ نے کہا کہ وجہ اس کی یہ ہے کہ دوستوں سے جو بھیجے جاتے ہیں وہ ان خطوط میں دیکھنا چاہئے۔ میرے خیال میں یہ بات ہے کہ سرکار نے خط کا محصول بہت کم کر دیا ہے۔ کہا ہے اس لئے لوگ روپیہ دے کر خط بھیج دیتے ہیں۔ دیکھئے اس میں کوئی خط بیرنگ نہیں ہے سب پیڈ ہیں۔

خطوط پڑھے گئے تو ان میں اس کے سوا کچھ بھی حرف نکلا...

[illegible]

۱۱

۸۰

مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۸۸۳ء

از میجر جی ای ینگ کمشنر

میں نے اس سرٹیفکیٹ کی اصل کو ملاحظہ کیا ہے اور مسٹر لیسن سے بھی مجھ کو وہ حالات معلوم ہوئے ہیں جو اس میں مندرج ہیں۔ امر قرین امکان ہے کہ مولوی نذیر حسین اور شریف حسین کے بیان کئے ہوئے حالات نے مخالفوں کو ان کا دشمن بنا رکھا ہے۔

Rs 400. Rs 700 compensation for the demolition of houses bestowed upon them.
The family all desire consideration, and kindness at our hands.

Dated 17th September, 18[illegible]
From Major J. E. Young
Commissioner.
I have seen the original of this certificate, and also learned from Mr Leeson the fact herein mentioned. It is probable that the fact stated by Moulvi Nazir Husain and Shariff Husain has made them enemies among disaffected persons.

ہندوستان کو ہمیشہ میاں صاحب دار الامان فرماتے تھے دار الحرب کبھی نہ کہا۔

سلطان روم خلد اللہ ملکہ کے ساتھ بھی بلحاظ اخوت اسلامی آپ کو خاص عقیدہ تھی ... جنگ روم و روس ... مطابق ۱۸۷۷ء میں ...

۲۵

ان کی بہبود و خیر خواہی کا خیال کرتا ہے [illegible]

[illegible]

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنتَ الْوَهَّابُ

تَرْجُمَانِ وَهَّابِيَّہ

تصنیف نواب والا جاہ سید محمد صدیق حسن خان مرحوم مغفور

معہ ضمیمہ حنفیہ مسمی بہ

مُعَاهَدَۂ اِتِّفَاقِیَّہ

[illegible]

سنہ ۱۳۱۲ ہجریہ

مطبع محمدی واقع لاہور طبع کردہ

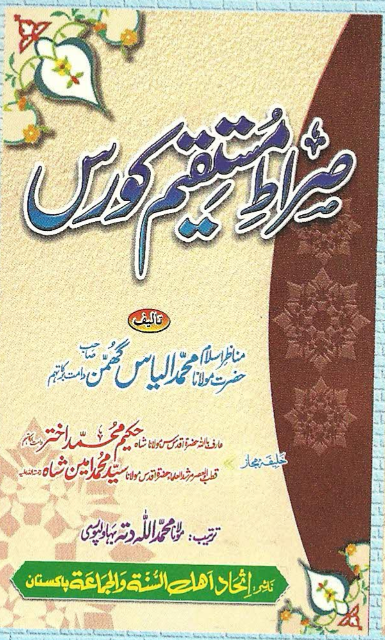

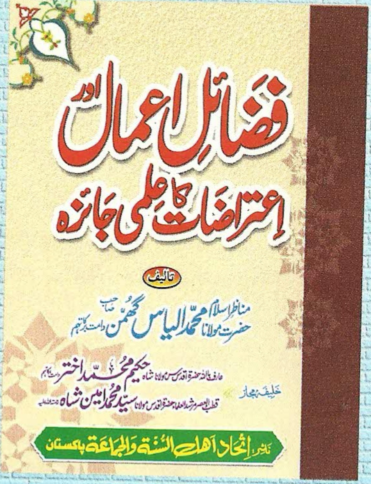

مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ

ہر قسم کی کتب، مناظرہ کی سی ڈیز اور کیسٹیں دستیاب ہیں

فہرست کتب

- تسکین الاذکیاء فی حیات الانبیاء
- انوارات صفدر
- ارمغان حق
- چھپے راز
- آئینہ غیر مقلدیت
- غیر مقلدین کی ڈائری
- غیر مقلدین کیلئے لمحہ فکریہ
- عقائد اہل السنۃ والجماعۃ
- مسائل اہلحدیث
- بارہ مسائل
- خطبہ صدارت
- میں حنفی کیسے بنا؟
- اسلام کے نام پر ہوئی پرستی
- مناظرہ حیات النبی
- الہدیٰ انٹرنیشنل کیا ہے؟
- صراط مستقیم کورس

وڈیو بیانات

حمد ونعت .... مزنگ لاہور

حمد ونعت .... اچھرہ لاہور

شان مصطفیٰ .... سیالکوٹ

امام بخاری تمہارے یا ہمارے .... خانپور

فہرست سی ڈیز

مناظرہ	موضوع	مقام
=	رفع یدین	گوجرانوالہ
=	طلاق ثلاثہ	تونسہ نمبر۲ گوجرانوالہ
=	عقائد علماء دیوبند	دولت نگر
=	قراۃ خلف الامام	ملتان
=	رفع یدین	بہاولنگر

نوٹ: بذریعہ ڈاک منگوانے کا بھی انتظام ہے ڈاک خرچ خریدار کے ذمے ہوگا۔ ادارہ

Tel: 048-3881487 Cell: 0300-8574601